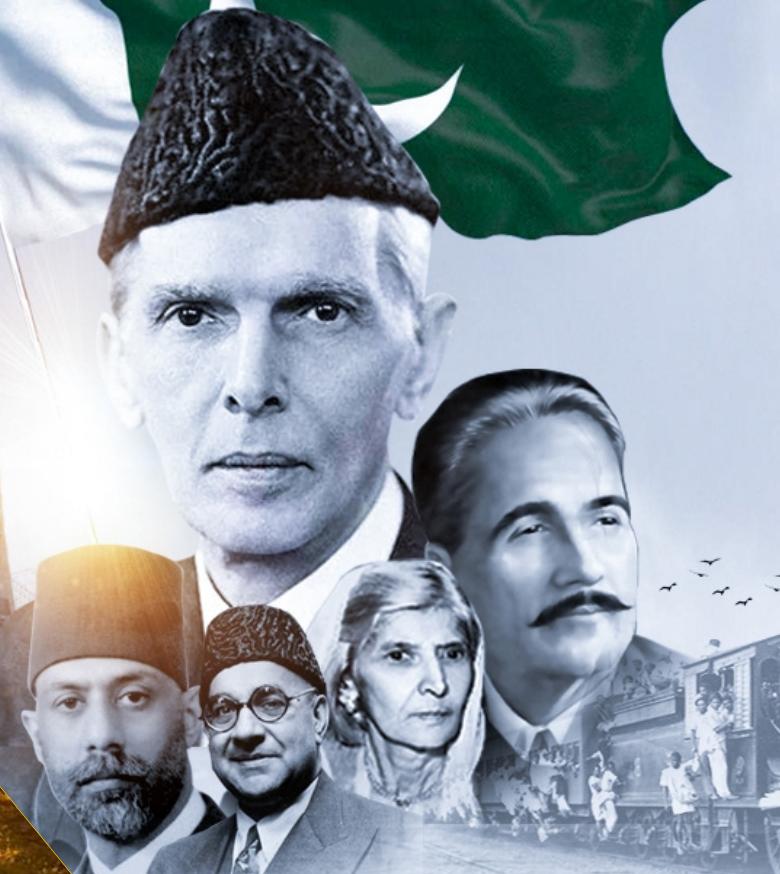


عوں احباب نیتن و عمل کا میدان اور فکری خود مختاری کا ترجمان
ماہنامہ

اللہ عزیز

جولائی - اگست - ستمبر 2023ء



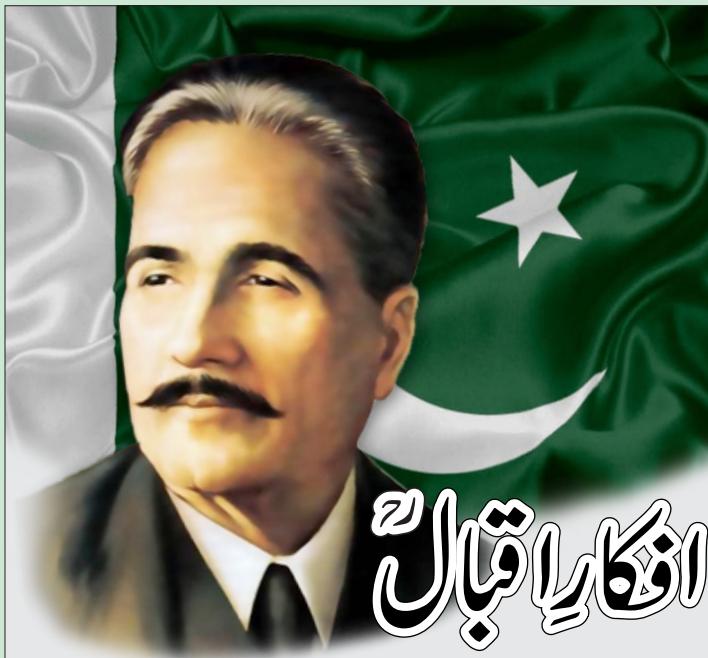
عزیز
عالیشان

یوم دفاع پاکستان



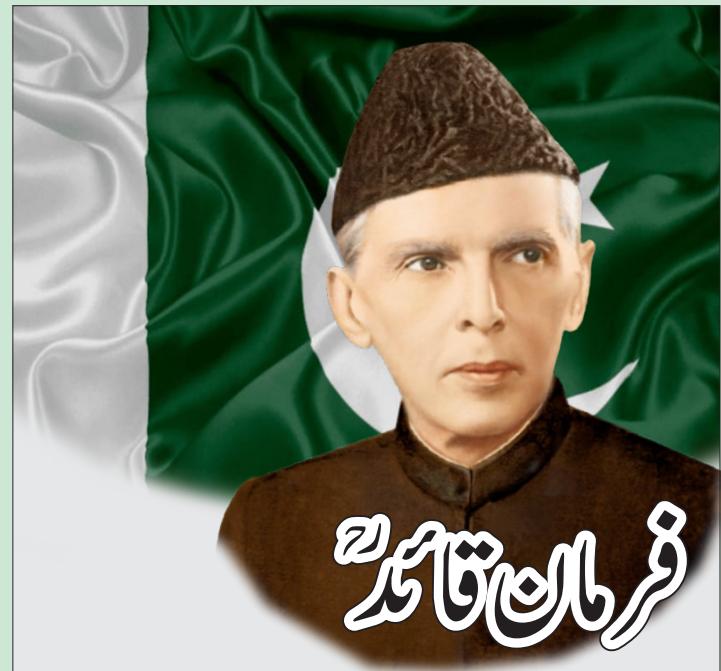
سلطان فاؤنڈیشن ڈائریکٹوریٹ آف سکولز کے اداروں میں
جشن آزادی جوش و خروش سے منایا گیا۔





تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسمان اور بھی ہیں
اسی روز و شب میں الجھ کرنہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

(شاہین، بال جبراہیل)



امید، ہمت اور خود اعتمادی
میرے ہم وطنوں کے لیے
یہی میرا اپیغام ہے۔

(قائد اعظم محمد علی جناح)



جو کوئی کسی کے لیے راستے کھولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے راستے کھول دیتا ہے۔

(ڈاکٹر نعیم غنی)

گزشتہ 21 برس سے تعلیم و تربیت اور فکری میدان میں شائع ہونے والا میگرین



جلد نمبر 23 جولائی۔ اگست۔ ستمبر 2023ء شمارہ نمبر 1

فاؤنڈر پیٹر : ڈاکٹر نعیم غنی

چیف ایڈیٹر : حسن نعیم

ایڈیٹر : بیگ راج

سینئر ایوسی ایٹ ایڈیٹر : محمد پرویز جگوال

ایوسی ایٹ ایڈیٹر : رفت رشید

گرافیک ڈیزائنر : علی عمر الطاہری

ایڈمن سافٹ : ناسک نذیر، آفاق ظفر

ڈیجیٹل کنٹینٹ آفیسر : ماریہ ارشد

اؤتو / ویڈیو آفیسر : امان ناز

دیسروچ اینڈ کمیونیکشن ڈیپارٹمنٹ

محترمہ غزالہ سرور

محمد پرویز جگوال عفیفہ بیگ

ایڈواائزرز

میاں محمد جاوید (سابق چیئرمین پیغمرا)

ڈاکٹر انعام الرحمن (اسکار)

مینجنٹ ٹرینر سلمان تنسیم

اصلاح فکر ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرست (رجسٹری)

پراجیکٹس سلطانہ فاؤنڈیشن نعیم غنی سٹریٹ

بیلیٹھ کیسٹر و مز

ٹرست میگران

★ ڈاکٹر نعیم غنی (چیئرمین) ★ انجینئر خالد محمود

★ ڈاکٹر تنسیم غنی ★ انجینئر رفیق منہاس

★ حسن نعیم ★ عبدالعزیز سڈل

★ سلمان تنسیم غنی ★ مسز صدیقہ غنیم

★ بریلی ڈیزائنر ڈاکٹر احسان قادر ★ چودہری عامر اسلم

★ ڈاکٹر فہد عزیز ★ مسز حناء احسان

★ میاں محمد عرفان شخ ★ مسز عالیہ فہد



امریکی خاتون سیاح پاکستان پر فریفہت!

"یہ حریت زدہ کر دینے والا ملک ہے" 136 ملکوں کی سیر کرنے والی دنیا کی کم عمر ترین امریکی سیاح مس لیکسی نے ایک بار پھر پاکستان آنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ لیکسی نے کہا ہے پاکستانی لوگوں کی مہمان نوازی اور پاکستان کے قدرتی حسن نے اسے بے حد ممتاز کیا ہے۔

خاتون سیاح نے جن پانچ ملکوں کی دوبارہ سیر کرنے کی فہرست بنائی ہے پاکستان اس میں ٹاپ پر ہے۔ لیکسی نے گلگت بلتستان اور نانگا پرہبٹ کو دنیا کا سب سے پر سکون علاقہ قرار دیا (ایڈیٹر)

ہے

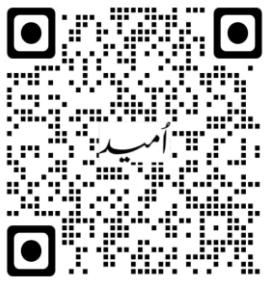
03	ڈاکٹر نعیم غنی	منتخب مضمون۔ کہاں سے چلے؟ کہاں پہنچے؟
04	آفتاب ظفر محمود	بوائزہائی سکول۔ سکاؤٹ کمپ۔ (پورٹ)
05	مساریہ بدارس	انفار میشن میکنالوجی ایڈ سکلزارٹیٹ ٹریٹ۔ تقریب تقسیم استاد (پورٹ)
06	مس روہینہ کوثر	سپیشل چلڈرن سکول۔ سٹی وائیڈ پارٹر شپ (پورٹ)
08	سویابی بی	تقریب یوم آزادی و یوم دفاع۔ پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین (پورٹ)
09	مسز فاروق ڈیوڈ	نعم غنی سٹریٹ۔ ٹریننگ سیشنز برائے استینٹ ہیلتھ آفیسرز (پورٹ)
10	مریم اسلام	کالج آف کامرس۔ دورہ پاکستان شاک ایکچیخ (پورٹ)
11	ماریہ ارشد	نعم غنی سٹریٹ۔ برین شارمنگ سیشن (پورٹ)
12	امید ڈیک	ڈاکٹر یکٹوریٹ آف سکولز، مقابلہ حسن نعت علی اللہ علیہ السلام (پورٹ)
13	رفعت رشید	یوم پاکستان
14	محمد پرویز جگوال	فاؤنڈیشن راؤنڈ اپ
21	امید ڈیک	امید رائٹرز کلب کی تحریریں
35	نژہت پروین	پاک پرچم (انڈ)
37	سائزہ یونس	گھر بیوی بجٹ
38	رفعت رشید	بزم نوبہاں
44	ماریہ ارشد	چکن کارز

خط و کتابت: ماہنامہ امید، نعیم غنی سٹریٹ، سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس
فراش ٹاؤن، لہٰڑہ روڈ، اسلام آباد

فون: 6-2618201
P.O Box: 2700, Islamabad
Umeed@sultanafoundation.org
www.sultanafoundation.org

قیمت: 150 روپے

اصل مکار ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرست کے تحت نعیم غنی سٹریٹ ملکیت نے خورشید پر ترازو، اسلام آباد سے مجھ پر کوفتہ ماہنامہ "امید" سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس، فراش ٹاؤن، لہٰڑہ روڈ، اسلام آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر

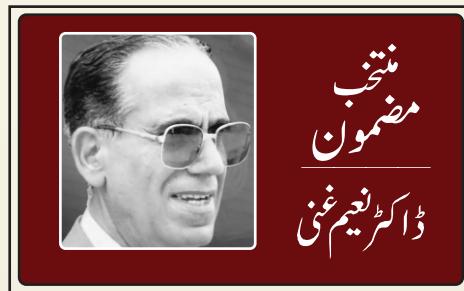


کہاں سے چلے کہاں پہنچے؟

یقیناً یہ حوالہ بر صیر کے مسلمانوں اور تاسیس پاکستان سے متعلق ہے۔ علامہ محمد اقبال اور حضرت قائد اعظم محمد علی جناح بر صیر کے مسلمانوں کو ایک منفرد شخص دلانے میں کامیاب ہوئے اور اس تشخیص کی بقاء کے لئے اہم عنصر ایک ریاست کا تصور دیا جس کی تاسیس 14 اگست 1947ء کو ہوئی۔ یہ سفر کی ابتدائی۔

ہم اس ریاست پاکستان کے مسلمان کہاں پہنچے؟ یہ سوال اس وقت بامعنی ہوگا جب ہم یہ واضح کریں کہ ہم کہاں

پہنچنا چاہتے تھے یا پہنچنا چاہتے ہیں۔



ہمارے ذہنوں میں منزل کا خاکہ واضح ہیں۔ یقیناً ایک بچے کے لئے ایک ایک طالب علم کے لئے امتحان میں چھلانگ لگا لینا کامیابی ہو سکتا ہے، اعلیٰ درجہ حاصل کر لینا کامیابی ہوگا، ایک ملازم کے لئے اگلے گرید میں ترقی کامیابی ہوگی، ایک دینی رجحان رکھنے والے کے لئے اعتماد میں بیٹھنا یا عمرہ کر لینا کامیابی ہوگی، تو اس طرح کی کامیابی ایک خود ساختہ ہدف تک پہنچنے پر منحصر ہوگی۔ تو کیا ہم نے قومی سفر کے بھی کوئی اہداف مقرر کئے تھے یا کرچکے ہیں؟ کہا جاتا ہے،

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ پاکستان کا نظریہ اسلامی فلاہی مملکت اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہم ان اعلانات کے الفاظ کا مطلب اور اس کے عملی التزامات کو سمجھ رہے ہیں؟

(اسلامی فلاہی ریاست کی منزل سامنے رکھئے۔ پھر دیکھئے کہ ہم کہاں پہنچے؟)

[نوت: یہ مضمون ماہنامہ امید کے شمارہ اگست 2016 سے منتخب کیا گیا ہے۔]



سکاؤٹ کمپ

رپورٹ:- آفتاب ظفر محمود

سکاؤٹس کا نام دنیا بھر میں بچہ بچہ جانتا ہے اور اس میں شمولیت باعث فخر ہوتی ہے۔ ہر سال کی طرح اس دفعہ بھی سلطانہ فاؤنڈیشن بوانہ ہائی سکول اسلام آباد کا سکاؤٹس دستہ "گرمائی ٹریننگ سینٹر، گھوڑا لگی" میں ٹریننگ کے لئے 2 جولائی 2023 کو صبح 9 بجے سکول ہذا سے روانہ ہوا۔ جس کی قیادت سینٹر سکاؤٹ محمد سروڑ و گر صاحب نے جبکہ ان کی معاونت آفتاب ظفر محمود نے کی۔ ٹریننگ کا آغاز 3 جولائی صبح 5 بجے بچوں کی جسمانی ورزش سے ہوا۔

اس کمپ میں پنجاب کے 7 اضلاع کے سکاؤٹس بھی بھرپور انداز میں شریک ہوئے۔ اسلام آباد سے دوسرا سکول ماڈرن لینگوچ 11-H شامل ہوا۔

کمپ میں ہر روز صبح 8 بجے تیاری شروع کی جاتی ہے جس میں طلباء نے اپنی یونیفارم پہننی ہوتی ہے اور اپنے خیمے کے بسترے بہتر انداز میں لگانے ہوتے ہیں۔ ان کی انسپیکشن ٹریننگ ٹیم کے ارکان کرتے ہیں اور بہتر کارکردگی والے کو "Flag of Honour" دیا جاتا ہے۔ الحمد للہ! سلطانہ فاؤنڈیشن کے سکاؤٹس نے محمد سروڑ و گر اور آفتاب ظفر محمود کی زیر نگرانی 6 عدد "Flag of Honour" حاصل کئے۔ اس کے بعد شام کو مختلف پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں اور مقابلہ کرایا جاتا ہے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن نے فرست ایڈ کے مقابلہ میں دوسرا اور فرقہ آن کی قرأت میں تیسرا انعام حاصل کیا۔

7 جولائی صبح سیکرٹری پنجاب طارق قریشی صاحب نے کمپ کا معائنہ کیا اور اس دن "Flag of Honour" آفتاب ظفر محمود کو دیا گیا۔ 8 جولائی کورات 10 بجے کمپ فائز کیا گیا جس میں مختلف سکولوں کے سکاؤٹس نے اپنے اپنے پروگرام پیش کئے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن سکاؤٹس نے دو خاکے پیش کئے جو گن والا خاک ک تمام شرکاء کو بہت پسند آیا۔

9 جولائی صبح 11 بجے ہم نے تمام سکاؤٹس کو خدا حافظ کہا اور سکول واپس آگئے۔ ہمارے سکول کے طلباء کو خصوصی انعامات سے بھی نوازا گیا جو کہ سکول میں با قاعدہ تقریب کا انعقاد کرتے ہوئے طلباء کو دیئے جائیں گے۔

تقریب تقسیم اسناد

مساریہ بنارس، شعبہ آئی ٹی ایس آئی (ITSI)

16 اگست 2023ء کو سلطانہ فاؤنڈیشن کے شعبہ آئی ٹی ایس آئی کے زیراہتمام گرافک ڈیزائنگ اور CFC کورس کے مکمل ہونے پر ایک تقریب تقسیم اسناد منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی COMSEPT کے CEO محسن علی قاضی تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں سلطانہ فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر ندیم نعیم، واس چیئرمین حسن نعیم اور تمام شعبہ جات کے ڈائریکٹرز اور پرنسپلز بھی شامل تھے۔ پروگرام میں کمپیوٹر نگ کے فرائض اور GD کی طالبہ ہال تحریم اور اقراء نعیم نے سرانجام دیئے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے CFC کے طالب علم عثمان سی نے کیا اور نعمت رسول مقبول ﷺ مہتاب میر احمد نے پیش کی۔ آزادی کے مہینے کو مد نظر رکھتے ہوئے طالبہ وجیہہ سلطانہ نے تقریبی۔



بعد ازاں اس کورس کے تمام طلباء و طالبات میں سے جنہوں نے کچھ کام کیا تھا ان کی ویبیوز چلانی لگئیں۔ اور پھر CFC گروپ کے طلباء نے ملی نغمہ پیش کیا۔ ملی نغمے کے اختتام پر تقریب کے مہمان خصوصی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے بعد ڈپٹی ڈائریکٹر آف آئی ٹی ایس آئی محترم سلمان تسینیم غنی نے بھی طالبعلموں سے اظہار خیال کیا۔

CFC' GD' and DIT کے طلباء و طالبات میں سے پوزیشن ہولڈر میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ یہ اسناد بدست چیئرمین، واس چیئرمین، ڈپٹی ڈائریکٹر اور معزز مہمان خصوصی تقسیم ہوئیں۔ اور اس کے بعد طالبہ اقراء نعیم نے آزادی کے موضوع پر آزاد فرم پیش کی۔ اور یوں اس خوبصورت تقریب کا اختتام قومی ترانے سے ہوا۔

پارٹنر شپ فورم برائے صنفی مساوات

(شہری پانی کے نظام کے تناظر میں)



مس روینہ کوثر (سپیشل چلڈرن سکول)

ڈبلیوڈبلیوایف (WWF) کی طرف سے RAMADA ہوٹل اسلام آباد میں 21 جولائی کو ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں سلطانہ فاؤنڈیشن سپیشل چلڈرن سکول کی ٹھیکر مس روینہ کوثر نے بھی شرکت کی۔ جہاں ڈبلیوڈبلیوایف نے آسٹریلیا کے تعاون سے شہری پانی کے لئے جو اقدامات کئے ان پر روشنی ڈالی گئی۔ جہاں جہاں پینے کے پانی اور گھریلو استعمال کے پانی کی سہولیات دی گئیں ان کے بارے میں بتایا گیا اور معدود را فراہد کو بھی پینے کا صاف پانی مہیا کرنے سے متعلق بات کی گئی۔



اس ورکشاپ میں دوسرے شہروں سے بھی لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ جن شہروں میں (WWF) نے جو پراجیکٹ مکمل کئے وہاں کی انتظامی کمیٹی کے ممبران کو ایک فورم پر اکٹھا کیا تاکہ وہ اپنے علاقوں میں کئے گئے اقدامات کے بارے میں اپنے تجربات سے سب کو آگاہ کریں مستقبل کی حکمت عملی سے متعلق بات کی گئی۔

ورکشاپ میں آئے ہوئے شرکاء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا (WWF) سے ان کی سینئر آفیسر مس بشری خانم جنہوں نے سلطانہ فاؤنڈیشن کا وزٹ کیا تھا انہوں نے سلطانہ فاؤنڈیشن کی کاوشوں کو سراہا اور تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں فریش و اثر پروگرام کے ڈائریکٹر مسٹر سہیل نقوی نے ورکشاپ کا اختتام کیا اور ورکشاپ میں آئے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

تقریب قرآن خوانی

پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین

سلطانہ فاؤنڈیشن، پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین میں نئے سیشن کا آغاز جمعرات 24 اگست 2023ء کو واس پر نپل محترمہ مسز آسیہ ارشد صاحبہ اور اساتذہ کی زیر نگرانی قرآن خوانی سے ہوا۔

طالبات اور اساتذہ نے انتہائی عقیدت کے ساتھ تلاوت قرآن پاک میں حصہ لیا جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ تھا۔

آخر میں محترمہ اسٹرنٹ پروفیسر مس یاسمین ملک صاحبہ نے خشوع و خضوع سے اس ادارے اور ڈگری کالج، طالبات اور ملکت پاکستان کی ترقی و کامیابی اور امن و سلامتی کے لیے خصوصی دعا کی۔



یوم آزادی و یوم دفاع

رپورٹ:- لیکھار جنلز، سو نیا بی بی شعبہ پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین

پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین میں جمعہ 8 ستمبر 2023ء کو یوم آزادی اور یوم دفاع کے حوالے سے تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک اور نعمت رسول مقبول ﷺ سے کیا گیا۔ طالبات کو برصغیر کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی اور بہادر افواج کی بے مثال قربانیوں سے آگاہ کیا گیا۔

پروگرام کی مناسبت سے طالبات نے مختلف موضوعات پر تقاریر کے ذریعے خوبصورت انداز میں اپنا پیغام پہنچایا۔ وطن سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے سال چہارم کی طالبات نے انتہائی پر جوش انداز میں ملی نغمے پیش کیے۔ بہادر افواج کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے



خوبصورت ٹیبلو پیش کیا گیا۔ تمام اساتذہ اور طالبات نے دلی جوش و جذبے کا اظہار اور تقریب سے لطف اندازو ہوئے۔ آخر میں اسٹینٹ پروفیسر مسنز زہد افتخار صاحب نے خطاب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آزادی بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کی قدر کریں۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ ہم آزاد ملک میں سانس لے رہے ہیں۔ طالبات کی رہنمائی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ ملک و قوم کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کریں۔

اس کے ساتھ ہی پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

اسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز (AHO,s) کیلئے ٹریننگ سیشن

رپورٹ:- پرنسپل سکول آف اسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز، مسز فاروق ڈیوڈ جان

سلطانہ فاؤنڈیشن میں تعلیم کے ساتھ تربیت کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے نعیم غنی سینٹر ہمیشہ کوشش رہتا ہے۔ مورخہ 23 اگست اور 30 اگست 2023ء کو سکول آف اسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز کی طالبات کو ”زنسنگ ٹاف کی پیشہ ورانہ اور اخلاقی ذمہ داریاں“ کے عنوان سے دو ترمیتی سیشن منعقد کئے گئے۔ ان سیشنز میں ریسورس پرسن محمد پرویز جگوال (ریسرچ سکالر) نے اسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز کو بہت خوبصورت انداز میں میدیا یکل عملہ کی پیشہ ورانہ اور اخلاقی ذمہ داریاں بیان کیں۔



طالبات نے بھی ڈسکشن میں خوب حصہ لیا۔ پروگرام کے اختتام پر پرنسپل سکول آف اسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز مسز فاروق ڈیوڈ جان نے نعیم غنی سینٹر کی اس ترمیتی کاوش کو سراہا اور محمد پرویز جگوال صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں طالبات کو سیکھنے کے لیے بہت سی معلومات ملیں۔

کانج آف کامرس کے طلباء و طالبات کا پاکستان سٹاک اپکچنچ کا دورہ

مریم اسلام ADC کانج آف کامرس

سلطانہ فاؤنڈیشن طلبہ کی تعلیمی و معاشرتی نشوونما کے لئے ہر وقت کوشش رہتا ہے۔ اور مختلف تعلیمی دوروں اور سیشنس کا انعقاد بھی کرتا رہتا ہے۔ اسی سلسلے میں 12 ستمبر 2023ء کو کانج آف کامرس سلطانہ فاؤنڈیشن کے BS کے دوسرے اور چھٹے سمسٹر کے طلباء و طالبات نے اپنے اساتذہ ڈاکٹر نزاکت یونیورسٹی اور میڈم ساجدہ خاتون اسٹینٹ پروفیسر کے ہمراہ پاکستان سٹاک اپکچنچ کا تعلیمی دورہ کیا۔

تمام طلبہ اپنے اساتذہ کے ہمراہ سٹاک اپکچنچ پہنچنے اور ڈاکٹر لیاقت چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر Spinzer Equities نے طلبہ کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا اور پاکستان سٹاک اپکچنچ میں مختلف لوگوں سے متعارف کروایا گیا اور بتایا کہ پاکستان میں سب سے پہلے سٹاک اپکچنچ کراچی میں 1949 میں قائم کی گئی۔ اور تیسرا سٹاک اپکچنچ سلام آباد میں 1979ء میں قائم کی گئی۔ مگر متاثر کرنے تک بند ملنے اور کچھ پھیپھی گیوں کی وجہ سے ان تینوں سٹاک اپکچنچ کو پاکستان سٹاک اپکچنچ میں تبدیل کر دیا گیا اور پاکستان میں صرف اس وقت ایک ہی سٹاک اپکچنچ ہے جسے اسلام آباد سٹاک اپکچنچ کے نام سے جانا جاتا ہے۔



ڈاکٹر لیاقت نے بازار حصص میں کاروبار کرنے کا طریقہ کا ترتیب و اس سمجھایا۔ انہوں نے بتایا کہ کوئی بھی کسی بھی وقت E.S میں شیئرز خرید کر کسی بھی کمپنی کا شراکت دار بن سکتا ہے۔ اور جب چاہے اپنے شیئرز سٹاک اپکچنچ میں کسی کو بھی بیچ کر شراکت داری ختم کر سکتا ہے۔ جن کمپنیوں کے شیئرز کی خرید و فروخت سٹاک اپکچنچ میں کی جاتی ہے انہیں اسٹاک میز کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر لیاقت نے بتایا کہ اس وقت سٹاک اپکچنچ میں کل 540 کمپنیاں Listed ہیں۔ اور پاکستان کی 24 کروڑ آبادی میں سے صرف دو لاکھ چھتھر ہزار Investors موجود ہیں۔

ڈاکٹر لیاقت نے طلبہ کو شیئرز کی خرید و فروخت کی ترغیب دی اور کہا کہ آپ کو Investment کرنی چاہیے۔ پھر تمام طلبہ کو Computerized System کے ذریعے تمام اسٹاک میز کے شیئرز کی کرنٹ سیل و لیوپر چیز و لیبو اور ان کی Opening Value کا مشاہدہ کروایا گی۔ اس سب کے بارے میں جانے اور اپنے سوالات کے جوابات لینے کے بعد طلبہ وہاں سے روانہ ہو گئے، یہ سیشن طلبہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوا۔ انہیں پتا چلا کہ کس طرح سرمایہ دار سرمایہ کاری کر کے منافع کمار ہے ہیں۔ اور بہت سے طلبہ نے سٹاک اپکچنچ میں سرمایہ کاری کا فیصلہ بھی کر لیا ہے۔ امید ہے کہ کانج آف کامرس سلطانہ فاؤنڈیشن آئندہ بھی ایسے تعلیمی دوروں کا انتظام کرتا رہے گا۔

آرٹیفیشل نیٹوکریشن، کمپیو نیکیشن سکلز اور ڈیٹا انالسیس پر منی نعمت غنی سنٹر کا سٹوڈنٹس کے لیے جدت افزاء پروگرام

رپورٹ: مس ماریہ ارشد

سلطانہ فاؤنڈیشن، نعمت غنی سنٹر کے زیر اہتمام، پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین اور کالج آف کامرس کی سٹوڈنٹس کے لیے Brain Storming Session کا آغاز کیا گیا۔ اس سیشن میں ٹوٹل 40 طالبات نے شرکت کی۔ یہ سیشن 45 منٹ کے دورانیے پر مشتمل تھا۔ سیشن کو مس عفیفہ بیگ (Statistical Research and Communication Officer) کیا۔ اس سیشن کا عنوان: Conduct نے کیا۔

Artificial Intelligence and Novel Learning Methods & Educational Sustainability



مس عفیفہ بیگ نے اپنے اس سیشن میں طالبات کو مصنوعی ذہانت کو تعلیم میں کیسے استعمال کے متعلق بتایا اور دلچسپی کو بھی ابھارا کہ ہم لوگ اپنی روزمرہ کی زندگی میں کیسے اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور تعلیم حاصل کرنے کے لیے ٹینکنالوجی کو کیسے استعمال میں لاسکتے ہیں۔

سیشن کے دوران طالبات نے مس عفیفہ بیگ سے کچھ سوالات بھی کیے جن کے انہوں نے نہایت موزوں جوابات دیئے اور طالبات سے بھی پوچھا گیا کہ آپ کو اس سیشن سے کیا حاصل ہوا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس سے پہلے مصنوعی ذہانت کے متعلق اتنی آگاہی نہیں تھی کہ جتنی بھی حاصل ہوئی ہے اور ہم اس سیشن کی بدولت اپنی تعلیم اور روزمرہ زندگی میں اب مزید جدت اور بہتری لا سکتے ہیں۔ سیشن کے آخر میں طالبات Learning Base Games & Activities کو کروائی گئی۔ جس کو طالبات نے بہت انجوئے کیا اور اس سے ان کی معلومات میں اضافہ ہوا۔ اور یوں یہ معلومات افزائیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔

مقابلہ حسن نعت ﷺ

ما بین سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہائی سکول اینڈ گرلزہائی سکول



رپورٹ:- رفتہ رشید ایسوی ایٹ ایڈیٹر

سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے طلباء و طالبات کو جہاں تعلیمی کیریئر کو اعلیٰ بنانے میں مددگار ہے وہیں پہاں کو غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی ایسے مقابلے اور گیمز کے موقع دیتے ہیں جن سے سٹوڈنٹس کو زیادہ سیکھنے کا موقع ملے اور ان کی تربیت ہو۔

اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے 22 ستمبر کو سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہائی سکول اور سلطانہ فاؤنڈیشن گرلزہائی سکول کے ما بین ایک خوبصورت نقیۃ مقابلہ کروایا گیا۔ اس روح پرور پروگرام کے مہمان خصوصی سلطانہ فاؤنڈیشن کے چیئر مین ڈاکٹر ندیم نعیم تھے۔ اور دیگر مہمانان گرامی میں تمام شعبہ جات کے ڈائریکٹرز اور سکولز کے پرنسپلز شامل تھے۔

پروگرام میں سٹچ کے فرائض گرلزہائی سکول کی ٹیچر مس سیمیرا اور بوائزہائی سکول کی مس سلمی نے ادا کیے۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے جماعت ہشتم کے علی اور حامد نے کیا۔ اس کے ساتھ ہی پروگرام کا ابتدائی سلطانہ فاؤنڈیشن ڈائریکٹر آف سکولز (DOS) میڈم غزالہ سرور صاحبہ نے پیش کیا۔ بجز کے فرائض ادا کرنے کے لیے پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین سے مس یامین ملک، سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول سے مس نازیہ خاتون اور سلطانہ فاؤنڈیشن پیشل چلڈرن سکول سے مس ارم ناز کو مدعا کیا گیا تھا۔

نقیۃ مقابلے کا آغاز سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہائی سکول کے طالب علم محمد احمد نے کیا اسی طرح بالترتیب سلطانہ فاؤنڈیشن گرلزہائی سکول جماعت ہفتم سے ماریہ منظور جماعت نہم سے ہبہ زہرہ اور جماعت دہم سے ماہم نواز اور بوائزہائی سکول سے عبد الحادی، محمد فقار رشید نے اپنی خوبصورت نعمتوں سے سب کے دلوں کو منور کیا۔ سیرت طیبۃ النبی ﷺ پاٹھہار عقیدت کے لیے ارشیہ شہزادی اور کاشف دل خان شامل تھے۔

بعد ازاں نقیۃ مقابلے میں رنز اپ کو پہلے حوصلہ افزائی کے انعامات دیئے گئے اور پھر بالترتیب اول، دوئم اور سوم پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو انعامات سے نوازا گیا تو اول پوزیشن گرلزہائی سکول سے جماعت نہم کی ہبہ زہرہ دوئم پوزیشن بوائزہائی سکول سے جماعت نہم کے محمد فقار رشید اور سوم پوزیشن گرلزہائی سکول کی طالبہ جماعت دہم کی ماہم نوازنے حاصل کی۔ کامیاب طلباء و طالبات کو انعامات بدست چیئر مین ڈاکٹر ندیم نعیم ملے اور ان کے ہمراہ ڈائریکٹر DOS میڈم غزالہ سرور صاحبہ بھی تھیں۔

چیئر مین سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر ندیم نعیم کو اپنے قیمتی خیالات کے اظہار کے لیے اسٹچ پر مدعو کیا گیا۔ انہوں نے تمام ڈائریکٹر، پرنسپلز اور کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ اسی طرح محنت اور لگن سے مزید ترقی کی راپیں عبور کرنی ہیں اور ملک و ملت کے ساتھ اپنے سکولز اپنے اساتذہ اور اپنے سلطانہ فاؤنڈیشن کا نام بھی روشن کرنا ہے۔

گرلزہائی سکول کی طالبات نے قومی ترانے کے ساتھ اس نقیۃ مقابلہ کے پروگرام کو اختتام تک پہنچایا۔



یومِ پاکستان اور جشن آزادی

رفت رشید، ایسوی ایٹ ایڈیٹر، ماہنامہ امید

لئے محبت اور قربانی کا احساس زندہ ہوتا ہے۔ اس دن کو منانے سے لوگوں کو وطن کے حقوق اور ذمہ داریوں کی تکمیل کا عزم بھی جاتا ہے۔

یومِ پاکستان ایک خوشی اور محبت کا دن ہے جب لوگ اپنے وطن کے لئے دل سے دعا کرتے ہیں اور اس کی ترقی اور تحفظ کیلئے وعدے کرتے ہیں۔ یومِ پاکستان مناظر کو مہنگا بنانے کا مقصد یہ ہے کہ اس دن لوگوں کو یاد دلایا جاتا ہے کہ ہمارا وطن ایک قیمتی تھہ ہے اور ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے۔

جشنِ آزادی کا مقصد پاکستان کی تشكیل کے بعد ہماری ذمہ داری، قومی اتحاد، اور ملک کی ترقی میں کردار کو یاد دلانا ہے۔ پاکستانی قوم اس روز کو ملک کی عظمت و اعتماد کا علمبردار سمجھتی ہے جب پاکستانیوں کو اپنے ملک کے لئے بیکھتی کا عزم کرنے کا موقع ملتا ہے یومِ پاکستان اور جشنِ آزادی ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ہمیں اس کی حفاظت کرنی چاہیے کہ ہماری قوم مختلف تھدوں، فرقہ وارانہ تناظرات کے باوجود اکٹھی ہو کر قومیت کا جذبہ ظاہر کرتی ہے۔ یہ ہماری عزت و عظمت کا ثبوت ہے۔ اس روز پاکستانیوں کو ہمہ وقت اپنے ملک کی ترقی اور تغیر کے لئے محنت کرنے کا عزم کرنا چاہیے۔

یومِ پاکستان اور جشنِ آزادی کی تقریبات ہمیں یہ یاد دلاتی ہیں کہ ہمارا ملک قیمتی ہے۔ یہ روز ہمیں تشدد سے دور رہنے کا پیغام دیتی ہے اور ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ محبت، احترام اور اتحاد کو تسلیم کرنے کا سبب بناتی ہے۔

یومِ پاکستان کومنائیں اور جشنِ آزادی کے رنگوں میں لپٹے ہوئے ملک اور قومی بیکھتی کو مضبوط بنائیں پاکستان کی خدمت کرنے کا عزم کریں۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان ہمارا پیرا ملک ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے ہمارے بزرگوں نے بڑی قربانیاں دیں۔ اسی لیے آزادی کے دن کو ہم بڑے جوش و خروش اور ملی جذبے کے ساتھ مناتے ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے بر صغیر پر تقریباً سو سال تک انگریزوں کا قبضہ رہا۔ انگریزوں کے قبضے سے پہلے بر صغیر پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لئے مسلمان مسلسل کوشش کرتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ محنت کا پہل ضرور دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی جانی مالی قربانیاں دینے کے بعد آخر کار 14 اگست 1947 کو پاکستان نے آزادی حاصل کر لی۔

یومِ پاکستان، وطن کی عزت و شان کا عروج ہے۔ یومِ پاکستان ایک وطن سے محبت کا دن ہے، جب لوگوں کو یاد دلایا جاتا ہے کہ پاکستان کی تشكیل کے لئے کتنی قربانیاں دی گئیں۔ جب برطانوی راج سے علیحدگی کا دن آیا۔ اس دن کو ملک کے تمام باشندوں نے خوشی اور جذبے کے ساتھ منایا۔ عوام اپنے گھروں، عوامی پارکوں اور عوامی تقریبات میں اکٹھے ہو کر پاکستانی ہونے پر خوشی کا اظہار کرتی ہے۔

یومِ پاکستان ہر سال پورے جوش و جذبے کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس دن پاکستان کے قومی جشن اور تقریبات کی تیاریاں عروج پر ہوتی ہیں۔ لوگ مل کر خوشیاں مناتے ہیں اور دیگر تقریبات منعقد کرتے ہیں۔

قومی ترانے، قومی نغمات اور قومی ڈراموں کی نمائشیں کی جاتی ہیں۔

یومِ پاکستان کے موقع پر جنڈے اہراتے ہیں، عوام کا دل دلکش ہمت والے نعروں سے گوچتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں وطن کے

Foundation Round Up

رپورٹ: محمد پرویز جگوال
فاؤنڈیشن راؤنڈ آپ



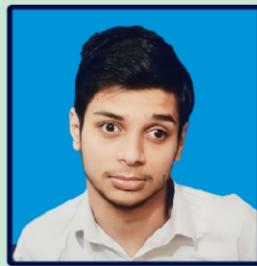
Congratulations!

SULTANA FOUNDATION SPECIAL CHILDREN SCHOOL



Tremendous Result FBISESSCI & II 2023

Students Appeared: 06
PASS= 05 Result=83%



1st Position ANISH ZIA SATTI
411/550 | 75%

Students Appeared: 05
PASS= 05 Result=100%



1st Position AMAAD YASIN
768/1100 | 70%

سلطانہ فاؤنڈیشن پیش چلڈرن سکول، میرک (SSC-I and SSC-II) کا شاندار رزلٹ۔



سلطانہ فاؤنڈیشن فرسٹ ائیڈ پروگرام میں لوکل کمیونٹی کے نوجوانوں کو فرسٹ ائیڈ کی ٹریننگ فراہم کی گئی۔



SULTANA FOUNDATION GIRLS HIGH SCHOOL



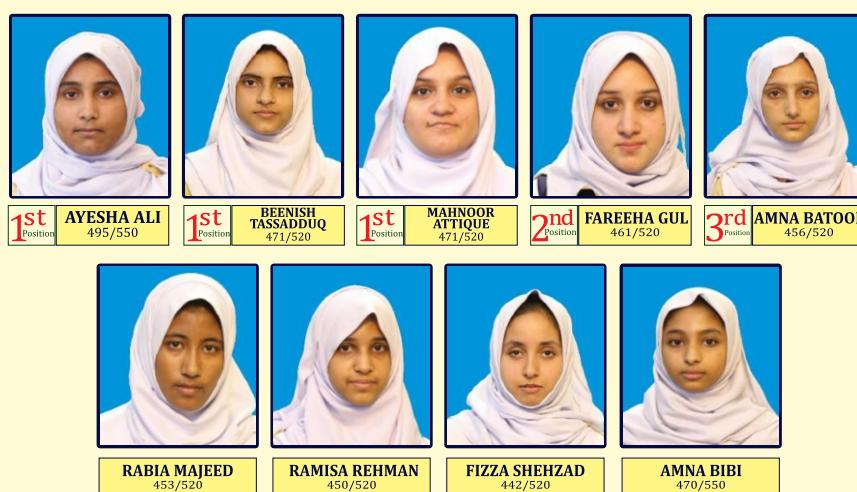
Tremendous Result FBISE
SSC-II 2023

Students Appeared:132 Above 90% Marks=14
A+ Grades=43 A Grades=39



Tremendous Result FBISE
SSC-I 2023

Students Appeared:115 A+ Grades=04
A Grades=05



سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول، میرک (SSC-I and SSC-II) کا شاندار رزلٹ۔



SULTANA FOUNDATION BOYS HIGH SCHOOL



2nd Position



Ahmed Jameel

903 /1100

1st Position



Syed Muhammad
Abdullah Shah

996/1100

3rd Position



Jameel Ahmed

894/1100



SSC-I RESULTS PROUD SULTANIAN

2nd Position



Usman Ali

430/510

1st Position



Haris Abdul Rehman

463/510

3rd Position



Talha Mughal

422/510

4th Position



Muhammad Tanveer

418/520

5th Position



Muhammad Usman

407/520

6th Position



Yousaf Khan

404 /520

SULTANA FOUNDATION
BOYS HIGH SCHOOL

سلطانہ فاؤنڈیشن بوسائزہائی سکول، میرک (SSC-I and SSC-II) کا شاندار رزلٹ۔



سلطانہ فاؤنڈیشن سکولز کے پرنسپلز اور ٹیچرز کی جائزہ میٹنگ سر تعلیمات کے بعد، ڈائریکٹر سکولز میڈم غزالہ سرور کی سربراہی میں منعقد ہوئی۔



نیشنل انٹریٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فناں پاکستان کے زیر اہتمام ایک روزہ ٹریننگ سیشن میں سلطانہ فاؤنڈیشن کا الج آف کامر سے اور BSADC کامرس کے سٹوڈنٹس نے شرکت کی۔



پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کی وائس پرنسپل نے ٹیچرز کے ہمراہ، HSSC کی طالبات سے نئے سیشن کے آغاز پر ادارہ کے قواعد و ضوابط پر بات کی۔



ٹریننگ سٹاف کی پیشہ و رانہ اور اخلاقی ذمہ داریاں کے موضوع پر AHOs کی طالبات کے لیے تربیتی سیشن۔
محمد پرویز جگوال صاحب رسورس پرنسن تھے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن پر انگری سکول کے سٹوڈنٹس کو فائر فائننگ سے متعلق آگاہی کے لئے عملی سرگرمی کرائی گئی، جس میں انہوں نے آگ بجھانے والی بالیوں کا استعمال سیکھا۔



پاپیو ٹکنالوجی سٹوڈنٹس کے لیے ڈاکٹر شمینہ ایزاکا ANATOMY پر پیچھرے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کے مختلف اداروں میں یوم دفاع پاکستان کی تقریبات ملی جوش و جذبے کے ساتھ منائی گئی۔



سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول کے طلبہ کامیڈی یکل چیک اپ اور صحت سے متعلق آگاہی پروگرام۔

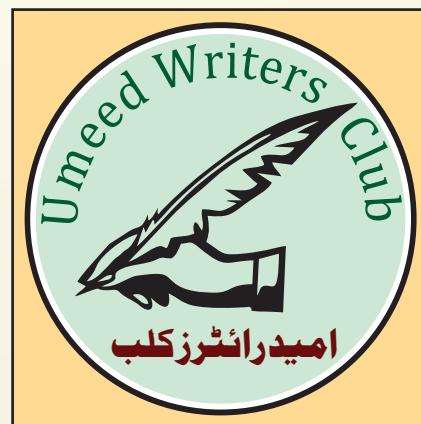


بابائے قومِ اعظم محمد علی جناح کا یوم وفات سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول کے سٹوڈنٹس نے عقیدت و احترام کے ساتھ دعائیہ تقریب سے منایا گیا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن جسٹس یوسف صراف سنٹر میں بچوں کی تعلیمی کارکردگی سے متعلق والدین اور اساتذہ کی میٹنگ۔

موضوع: یوم آزادی اور تجدید عہد



کیا بطور پاکستانی ہم اپنے فرائض پورے کر رہے ہیں؟

مس زیب النساء، پیش چلدرن سکول

ہر سال تجدید عہد کے عزم کے ساتھ ہم آزادی کا دن گزارتے ہیں۔ مگر جب ہم گزرے ہوئے سال کے ہر دن پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں پہلے سے زیادہ ابتری نظر آتی ہے۔ نوجوان کسی بھی قوم اور کسی ملک اور ملت کا ایک عظیم سرمایہ ہوا کرتا ہے۔ جس ملک اور جس ملت کے نوجوانوں میں اپنی اہمیت کا شعور اور اپنی ذمہ داری کا احساس بیدار ہو جاتا ہے تو یہ اس ملک کے لیے اس قوم کے لیے ترقی اور عروج کے سفر کا نقطہ آغاز ہوا کرتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کو زمین کے ایک ایسے نکڑے کی ایک ایسے خطے کی ضرورت تھی جہاں وہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق آزادی کے ساتھ زندگی بسر کریں تو ان پر کوئی روک ٹوک نہ ہوا اور وہ آزادی کی نعمت سے سرفراز ہو سکے۔

14 اگست 1947ء کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ عظیم نعمت عطا فرمائی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک آزاد وطن عطا فرمایا۔ آج ہم اس موڑ پر کھڑے ہیں کہ یہ ملک تو ہمیں حاصل ہو گیا لیکن آج یہ وطن اور یہ ملک اپنے نوجوانوں کی طرف دیکھ رہا ہے اور آج اس آزاد ملک کو ضرورت ہے اپنے نوجوان بیٹوں کی۔ ہم ذرا اپنے رویوں پر غور کریں کہ کیا ہم اس وطن کی ضرورت کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں اور اس وطن کے جو حقوق ہم پر عائد ہوئے ہیں کیا وہ ہم پورے کر رہے ہیں یا نہیں؟

کسی بھی ملک کی ترقی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس ملک کے نوجوان اس ملک کے لیے کوشش اور محنت نہ کریں۔

کوئی ملک اس وقت تک ترقی یافتہ نہیں کہلا سکتا جب تک وہاں کے رہنے والے آپس میں باہم شیر و شکر اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ نہ رہتے ہوں جس ملک کے اندر کرپش، منافقت، رشوت خوری، قومیت، عصیت، صوابیت، لسانیت یہ چیزیں موجود ہوتی ہیں تو یقیناً ان لوگوں میں کبھی بھی اتحاد اور اتفاق نہیں ہو سکتا۔

14 اگست کا دن ہمیں اس بات کا پیغام دیتا ہے کہ ہم ان ساری چیزوں کو ان سارے اختلافات کو پس پشت ڈال کر اس بات کا ثبوت دیں کہ ہم پاکستانی ہیں۔

قوم کو پاکستان کی اساس سے جوڑنا اور نئی نسل کو نظریہ پاکستان سے روشناس کرنا نادینی و سیاسی قیادت کی اولین ذمہ داری ہے۔



پاکستان اعلیٰ انسانی اوصاف کے ذریعے حاصل کیا گیا۔

شبانہ کوثر، معلمہ سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول

پاکستانی قوم کو یوم آزادی مبارک

ملک کے قیام کی سالگرہ ریاست کی تاریخ کا اہم ترین دن ہوتا ہے۔ جو الگ وطن کے حصول کی لازوال جدوجہد اور ان گنت قربانیوں کی یادتازہ کرتی ہے یہ اہم ترین دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ مسلمانان ہند نے دوقومی نظریہ کی بنیاد پر کس طرح الگ وطن کے حصول کی جدوجہد جاری رکھی اور اپنے مخلص جذبے اور ان تحکم کوششوں سے اس منزل کو حاصل کر کے دم لیا۔ جس کا حصول ہندوستان کی تاریخ میں بظاہر ناممکن نظر آتا تھا۔

مسلمانوں کی قربانیاں

تاریخ ہمیں بہت کچھ بتاتی ہے یہ بھی کہ اصولی طور پر تو پاکستان اسی دن وجود میں آ گیا تھا۔ جب ہندوستان کے پہلے فرد نے اسلام قبول کیا مگر اس خواب کی تعبیر مہیا کرنے کے لیے مسلمانان ہند کی ان گنت نسلوں کو طویل دور تک جدوجہد جاری رکھنا پڑی الگ تہذیب و شفاقت، اقدار، رواج، قوانین و ضوابط، روایات و رجحانات غرض زندگی کے ہر پہلو سے مسلمانان ہند نے خود کو ایک الگ قوم کے طور پر شناخت کروانے کے لیے بہت بڑی بڑی قربانیاں دیں۔ بہت سی ماوں کی گودیں اجڑیں سہاگنوں کے سہاگ لٹے، بیٹیوں اور بہنوں کی ردائیں چھینی گئیں۔ لیکن مسلمانوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ وہ اپنے مقصد پر ڈٹے رہے۔ اور خود کو ایک الگ قوم کے طور پر شناخت کروایا۔ دوقومی نظریے کو سلامت رکھا اور شعوری یا لاشعوری طور پر قیام پاکستان کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔

کاوشوں کا یہ سلسہ چلتا رہا چراغ سے چار غلے گئے یہاں تک کہ 14 اگست 1947 کے مبارک دن مسلمانان ہند کا دیرینہ خواب حقیقت کی صورت میں ڈھل گیا۔

تجدید عہد وفا

ہر سال تجدید عہد وفا کے عزم کے ساتھ ہم آزادی کا دن گزارتے ہوئے سال کے ہر دن پر نگاہِ دوڑا میں تو ہمیں پستی، زبوں حالی اور پہلے سے زیادہ ابتری نظر آتی ہے۔ وہ ملک جو علم، حلم رواداری، اعتدال، ایثار، یقین حکم، استقامت جیسی اعلیٰ اسلامی انسانی اوصاف کے مظاہرے سے حاصل کیا گیا۔ اس میں اعلیٰ وارفع اوصاف آج ناپید ہو چکے ہیں علم کی جگہ جہالت نے لیے۔ حلم کی جگہ کوتاہ نظری اور عدم برداشت نے لے لی۔ قائد اعظم محمد علی جناح جیسی مخلص قیادت رکھنے والی قوم کرپٹ، کاروباری اور منافع خور ذہنیت کے زخم میں آ گئی۔

شکر رب کریم

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج ہم آزاد فضائی مسائیں لے رہے ہیں اور یہ سب ہمارے اسلاف کی قربانیوں کا ثمر ہے۔ ہم سب کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ آزادی کے ثمرات پر سب کا حق ہے۔ ترقی کے ثمرات سب میں مساوی انداز میں تقسیم کیے جانے چاہئیں۔

ہم سب کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ وطن عزیز کو ایک جدید اسلامی جمہوری اور فلاحی مملکت بنانے کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دیں گے۔

پاکستان زندہ باد



دو قومی نظریہ ہماری بنیاد ہے۔

ساجدہ خاتون، انگلش لیکچر رکانِ آف کامرس

وطن عزیز لا تعداد قربانیوں اور عظیم رہنماؤں کی کاوشوں کے نتیجے میں 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقش پر ایک روشن ستارے کی مانند نمودار ہوا چھپیتے برسوں سے اس دن ہم جوش و خروش سے یوم آزادی ایک عالمی اہمیت کا حامل لفظ ہے۔ مسلمانان بر صغیر نے یہ آزادی برطانوی راج سے چھٹکارا پا کر حاصل کی تاکہ ہم ایک آزاد فضائیں غلامی کی گھنٹن سے دور سانس لے سکیں۔ دو قومی نظریہ اس جدوجہد کی بنیاد بنا جس کے تحت ہندو اور مسلمان دو الگ مذاہب اور تمدن سے وابستہ ہونے کے باعث مل جل کر زندگی بسر نہیں کر سکتے تھے اور یوں قائد عظم محمد علی جناح کی قیادت میں الگ پاکستان کا حصول ممکن ہوا۔

مسلمانوں کی تاریخ فتحیں کے عظیم کارناموں سے مزین ہے۔ محمد بن قاسم سے لے کر مغلیہ دور کے اختتام تک مسلمان ہی بر صغیر پاک و ہند کے تخت و تاج کے وارث رہے لیکن اس کے بعد مسلمان حکمرانوں کی عیاشی و سہل پسندی تخت چھن جانے کا موجب بُنی۔ برطانوی دولت میں ہندوؤں کو ہر لحاظ سے مسلمانوں پر برتری دینے کی کوشش کی گئی۔ تعلیمی میدان میں مسلمانوں کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ ان حالات میں مسلمان رہنماؤں کی قیادت میں مختلف تحریکوں کا آغاز ہوا۔ ان تحریکیوں میں تحریک احیائے اسلام، تحریک علی گڑھ اور دارالعلوم دیوبند کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ تحریکیں عظیم رہنماؤں۔ مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ اور سر سید احمد خان کی رہنمائی میں پروان چڑھیں اور ان رہنماؤں نے مسلمانوں کا کھویا ہوا وقار واپس دلانے میں قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔

یوم آزادی محض جشن کا نہیں بلکہ تجدید عہد کا دن ہے یہ ہمیں ان تمام قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جو ہمارے بزرگوں نے ہمارے لئے آزادی حاصل کرنے کے لئے پیش کیں تو آئیے جائزہ لیں کہ کیا ہم صحیح معنوں میں آزاد ہیں؟

کیا ہم حرص و ہوس، طمع و لائق، بے حسی و خود غرضی غربت و افلاس، ظلم و بربریت اور سستی و کاہلی کے شکنجوں سے خود کو آزاد رکھنے میں کامیاب ہوئے ہیں؟ نہایت دل شکنی سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ جہالت اور غربت و افلاس سے بے شمار معاشی و معاشرتی مسائل درپیش ہیں۔ ہم تو وہ قوم ہیں جن کے بارے میں ڈاکٹر علامہ اقبال نے فرمایا: اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہائی

ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار قوت سے مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ تجدید عہد کیا جائے۔ اس بات کا شعور بیدار کیا جائے کہ نظریہ پاکستان جو پاکستان کی اساس ہے، ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم خود کو قرآن حکیم کے متعین کردہ تعمیر و ترقی کے اصولوں کے مطابق ڈھالیں۔ ہمیں تجدید عہد کرنا ہے کہ پاکستان کو ترقی یافتہ بنانے کیلئے اعلیٰ اخلاقی و معاشرتی قدروں کو بحال کریں گے۔ اور قرآن پاک کو اپنی زندگیوں میں نافذ کریں گے۔ میکنالو جی کے میدان میں آگے بڑھیں گے اور دنیا میں مثلی پاکستانی بن کر اپنی حیثیت منوائیں گے۔ یہ سب اسی صورت ممکن ہے اگر ہم اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر محنت کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں اور خلوص نیت سے وطن عزیز کی خدمت کریں۔

نیل کے ساحل سے لے کر تباخ کا شفر

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے

ایک یگہتی سے وطن کی خدمت ہم سب پر لازم ہے۔



ہر پاکستانی کو قومی پرچم لہرانا چاہیے۔
مس انیلا، سلطانہ فاؤنڈیشن پر ائمہ سکول

وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے 76 دیں یوم آزادی کا سورج پاکستان کی نئی امنگوں کے ساتھ ابھرا ہے۔ امسال پاکستانی قوم یوم آزادی منفرد انداز میں منار ہی ہے۔

یوم آزادی باباۓ قوم قائد عظیم محمد علی جناح کے وٹن کے مطابق مادر وطن کو امن ترقی اور خوشحالی کا گھوارہ بنانے کے پختہ عزم کی تجدید کے ساتھ قومی ولی جوش و جذبہ سے منایا جائے گا۔ ملک بھر میں مختلف مقامات پر پرچم کشانی کی تقریبات منعقد کی جائیں گی۔

ہر عام پاکستانی کے لئے قومی پرچم لہرانے اور سجائے کی یہ خوبصورت رسم اور روایت کا آغاز بھی شہید صدر ضیاء و الحق نے کیا تھا و گرنہ اس سے قبل ایسا کوئی تصور تک نہ تھا۔

بانی اپاکستان قائد عظیم محمد علی جناح نے اپنے بہت سے خطابات اور تقریروں میں واشگاف الفاظ میں اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ پاکستان کا آئین و دستور قرآن و سنت کے تابع ہوگا۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ پاکستان کا دستور کیسا ہو گا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں کسی نئے آئین اور دستور کی ضرورت نہیں ہے، ہمارا دستور وہی ہے جو قرآن پاک کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے سائز ہے تیرہ سو سال قبائل ہمیں عطا کر دیا تھا۔ جب تک قوم بانی اپاکستان حضرت قائد عظیم محمد علی جناح کے فرمودات پر عمل پیرا ہو کر علام اقبال کے خواب کی تعبیر نہیں پائے گی، قیام پاکستان کا مقصد پورا نہیں ہو گا۔

یوم آزادی کو قومی، ملی اور مکمل بھیجنی کے ساتھ منانا پاکستان اور اسلام کے ساتھ والہانہ عقیدت اور محبت کا اظہار ہے۔

قیام پاکستان کے مقاصد، اس کے نظریے اور نظام کے حوالے سے قائد عظیم کے ذہن میں کوئی ابہام نہیں تھا، چنانچہ وہ قیام پاکستان کی جدوجہد کے دوران ہر مرحلے پر مسلمانان بر صغیر اور دنیا کو قیام پاکستان کے مقاصد سے آگاہ کرتے رہے۔
قائد عظیم نے اسلامیہ کا لمحہ پشاور میں اپنی تقریر میں کہا۔

”ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا لکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا، بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ کاہ اور ملکت حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزماسکیں۔“

قوم کو پاکستان کی اساس سے جوڑنا اور نئی نسل کو نظریہ پاکستان سے روشناس کرنا دینی و سیاسی قیادت کی اولین ترجیح ہے۔ قومیں اپنے نظریات کی بناء پر زندہ رہتی ہیں۔

پاکستان اپنے نظریے کے بغیر ایسے ہے جیسے روح کے بغیر جسم۔

قومی سورج اور حب الوطنی کے جذبات کو پروان چڑھانے میں 14 اگست کا دن بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ آئندہ نسل کو قیام پاکستان کے مقاصد سے ہم آہنگ کرنے اور ان میں جذبہ آزادی کے شعور کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اسلاف کے طے کردہ نشانات منزل کو گم کر دینے اور اپنے نظریات کو فراموش کر بیٹھنے والوں کا وجود کائنات زیادہ دیر برداشت نہیں کرتی اور وہ حرف غلط کی طرح مٹا دیتے جاتے ہیں۔

پاکستان زندہ باد





”حصول علم بذریعہ مصنوعی ذہانت اور جدید ذرائع“ کے موضوع پر عفیفہ بیگ کا کالج سٹوڈنٹس کے لیے سیشن۔



پاک آرمی کے شعبہ EME کا پرسن سلمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کا دورہ DAE کے سٹوڈنٹس کو جاہز کے متعلق آگاہی فراہم کی گئی۔



WWF کی جانب سے سکول سٹوڈنٹس کے لیے تحفظ ماحولیات اور پانی کے حوالے سے آگاہی پروگرام۔



”ماں کا مدرسہ“ کے عنوان سے پھوٹ کی ابتدائی عمر کی تربیت کے حوالے سے محمد پرویز جگوال کاماؤں کے لیے تربیتی سیشن۔



پرنس سلمان کالج آف پروفیشنل امبوچ کیشن کے زیر اہتمام فرست ایئر کی طالبات کے لیے ویکم پارٹی کی مختلف جھلکیاں۔



یوم آزادی اور ڈینفس ڈے کے حوالے سے پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین میں رنگارنگ پروگرام منعقد کیا گیا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ماہنہ میٹنگ۔



WWF کی ٹیم کی "تحفظ ماحولیات و پانی" پروگرام کے حوالے سے ڈائریکٹر NGC میدم غزالہ سرور کے ساتھ میٹنگ۔



سلطانہ فاؤنڈیشن ڈائریکٹوریٹ آف سکونڈ کا، ڈائریکٹر DOS محترمہ غزالہ سرور صاحبہ کی قیادت میں موسم گرمائی تعطیلات کے بعد جائزہ سیشن۔



آج کا پاکستان کس روشن پر چل رہا ہے؟

محمد انزار، (لیکچرر، PSIT)

جب میں نے آزادی کے لفظی معنی تلاش کرنے کی کوشش کی تو لفظ آزادی کو میں نے خود مختاری حریت، شجاعت، غیرت بے با کی، مذہری، معیار اقدار استدلال، خوش نصیبی، نعمت، رہائی اور بے قیدی کا مرکب پایا۔

وطن پاک ہمیں کسی پلیٹ میں سجا کر نہیں ملا بلکہ اس سر زمین کے لئے ہماری ایک نسل تو کٹ کر مری ہے اس سر زمین کے حاصل نے پانی کی جگہ ہمارے آباد اجداد کا خون پی کر خود کو زرخیز اور شاداب کیا ہے۔ جب پاکستان حاصل کرنے کا وقت آیا تو ہمیں اس وقت خود مختاری کی اشد ضرورت تھی۔ خود مختار قومیں ہمیشہ حریت، شجاعت، غیرت بے با کی مذہری کا سر اپا مجسمہ ہوتی ہیں۔ ان خواص کی بنیاد پر ان کا معیار زندگی بلند ہو جاتا ہے۔ جب کسی قوم کا معیار زندگی بلند ہو جائے تو پھر وہ قوم اپنی اقدار کی پاسداری اور حفاظت کے لئے استدلالی کا مظہر ہب جاتی ہے ان تمام تر جہتوں اور کوشش کے بعد پھر کہیں جا کر ایک فرد کو ایک قطعہ کو ایک قلعے کو اور ایک قوم کو آزادی رہائی اور بے قیدی جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔

پھول یوں ہی نہیں کھلا کرتے، بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے۔ ہمارے آباد اجداد نے اس سر زمین کو حاصل کرنے کے لئے قسمت سے مقابلہ کیا ہے۔ قسمت کے سامنے سینہ تان کر ڈٹ کر اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک جنگجو قوم بن کر دنیا والوں کو بتا دیا کہ بے شک میرے پاک پروردگار نے سورہ احزاب میں سچ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہے ”جوقم اپنی حالت کو خود نہیں بدلتی تو ہم بھی اس کی حالت کو نہیں بدلا کرتے“

ہماری قوم نے یہ جنگ یونہی نہیں اڑی بلکہ اس کے پیچھے کلمہ تو حیدر سورہ احزاب کی اسی آیت کا راز مضر ہے جب پاکستان کی آزادی کے لئے جنگ ہوئی تو وہ جنگ کوئی عام جنگ نہ تھی کئی ماوں کے لخت جگراس ناموں سر زمین کی خاطر منوں مٹی تلے جاسوئے کئی بیٹیوں کے سر بیوگی کی چادر تان کر رہے۔ کئی بیٹیوں نے اپنی عزت آبرو کے نگینے اس کے لئے کھوئے ظلم کی انتہا نہیں تک ہی نہیں رکی تھی بلکہ ہمارے بڑے بوڑھوں کے سفید بالوں کی حیا کو بھی پامال کیا گیا۔ کئی ماوں کے دودھ پیتے بچوں کی آہوں کا استعمال کیا گیا۔ خون کی ندیاں بہا کر سر زمین پاک کو دنیا کے نقشے پر لازوال کیا گیا۔ آنسوؤں کی جگہ خون نکلتا ہے یہ واقعات سن کر دل کا نپ گیا اور خون کے آنسو رویا۔ جب یہ تصور کرنے کی کوشش کی کا گراس ٹرین میں ہم آج کے پاکستانیوں میں سے کوئی ہوتا تو ہم اپنی آنے والی نسلوں کو پاکستان کی حفاظت کے لئے ایسے تیار کرتے کہ وہ نسل درسل اس پر آنچ نہ آنے دیتے جب ایک ٹرین ہندوستان سے ایک ہزار مسافر زندہ تھے اور وہ بھی ٹرین سمیت خون کے دریا میں نہائے ہوتے تھے آخران جانوں نے اپنی جانیں دے کر ہمیں ایک آزاد ریاست کا مالک بنادیا۔ موجودہ وقت میں اگر ضرورت ہے تو اس امر کی کہم ازکم ہم ایک بار سوچیں تو سہی کیا ہمارے پاس وہ پاکستان ہے جو ہمارے آباد اجداد ہمارے حوالے کر کے گئے تھے۔ ہمارا آج کا پاکستان آخر کار کس روشن پر چل رہا ہے۔

جس نظریے کے تحت ہم نے یہ ملک حاصل کیا تھا کیا ہم اس نظریے کو پورا کر رہے ہیں؟ ہماری آزادی گم شدہ ہو گئی ہے اس کو ڈھونڈنے کی ضرورت ہے ایمانداری سے سچائی سے ایک ہو کر اور ہر طرح کے تعصب سے بالاتر ہو کر۔ ہمیں پاک سر زمین کو صرف نعروں میں زندہ نہیں رکھنا حقیقت میں بھی زندہ رکھنا ہے۔



وطن کے لیے جان قربان کرنے والے شہیدوں کو یاد کرنا چاہیے۔

مس سیمیرا کوثر، پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین

پاکستانی قوم کو یوم آزادی مبارک، مملکت کے قیام کی سالگرہ ریاست کی تاریخ کا ہم تین دن ہوتا ہے جو الگ وطن کے حصول کی لازوال جدوجہد اور ان گنت قربانیوں کی یادتاہ کرتی ہے۔ یہ ہم دن ہمیں یادداہات ہے کہ مسلمانان ہند نے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر کس طرح الگ وطن کے حصول کی جدوجہد جاری رکھی۔

اور اپنے ملخص جذبے اور ان تھک کوششوں سے اس منزل کو حاصل کر کے دم لیا جس کا حصول ہندوستان کی تاریخ میں بظاہر ناممکن نظر آتا تھا۔ تاریخ ہمیں بہت کچھ بتاتی ہے یہ بھی کہ اصولی طور پر تو پاکستان اسی دن وجود میں آ گیا تھا جب ہندوستان کے پہلے فرد نے اسلام قبول کیا۔ مگر اس خواب کو تعبیر مہیا کرنے کے لیے مسلمانان ہند کی ان گنت نسلوں کو طویل عرصہ تک جدوجہد جاری رکھنا پڑی۔

الگ تہذیب و ثقافت، زبان و ادب، فون لطیفہ و تعمیرات، اقدار و رواج، قوانین و ضوابط، روایات و رجحانات غرض زندگی کے ہر پہلو سے مسلمانان ہند نے خود کو ایک الگ قوم کے طور پر شاخت کروایا اور ہمیشہ اپنے اس رنگ کو برقرار رکھا۔

کوشوں کا یہی سلسلہ چلتا گیا چراغ سے چراغ جلتے گئے یہاں تک کہ 14 اگست 1947ء کے مبارک دن مسلمانان ہند کا وہ دیرینہ خواب حقیقت کی صورت میں ڈھل گیا۔ پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔ چنانچہ یہ دن ہمیں ان افراد کی یادوں کے ساتھ بھی جوڑتا ہے جنہوں نے نسل درنس دو قومی نظریے کو سلامت رکھا۔ اور شعوری یا لاشعوری طور پر قیام پاکستان کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔

ہمیں ان گمنام شہیدوں کو یاد کرنا چاہیے جن کے اجسام خاکی برصغیر میں مسلمانوں کی آزاد مملکت کی جدوجہد میں کام آگئے۔ وہ درحقیقت ایک الگ قوم کے فرد کے طور پر آزاد مملکت پاکستان کی جدوجہد میں مصروف عمل تھے۔ جب ہم قیام پاکستان کی جدوجہد کے ان زاویوں کو سامنے رکھیں گے تو یقینی طور پر ہماری نظرؤں میں اس آزاد مملکت کی قدر و منزالت مزید ابھر کر سامنے آئے گی۔ اور یہ احساس تازہ ہو گا کہ آزاد مملکت کسی بھی قوم کے لیے زمین پر سب سے بڑا عظیمہ خداوندی ہے۔ مسلمانان ہند کی الگ ریاست کے لیے جدوجہد کی طویل تاریخ جو پاکستان کے قالب میں ڈھل گئی۔ ہمیں اپنے ان بہن بھائیوں کی مشکلات کو سمجھنے اور قربانیوں کا دراک کرنے کے قابل بنائے گی۔ جو ہنوز آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہیں جنہیں ابھی منزل نہیں ملی۔

ہم اہل کشمیر کے دکھ درد کا اندازہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ جن کی جدوجہد آزادی کا عرصہ ہماری آزادی کے برابر ہے۔ وہ سات دہائیوں میں اسی راہ پر گامزن ہیں۔ قربانیاں دیتے چلے آ رہے ہیں اور آزادی کی شمع کو اپنے ہو سے روشن رکھا ہے۔ یہ صورت حال ہمیں آزاد وطن کی قدر و منزالت کا احساس دلاتی ہے جہاں ہم آزاد ہیں۔

**قوت انتشار سے نہیں، اتحاد سے پیدا ہوتی ہے۔
معاشرے تفرق سے نہیں، تنظیم سے آگے بڑھتے ہیں۔**

(ڈاکٹر نعیم غنی)



قیام پاکستان کے مقصد کو نہیں بھولنا چاہیے۔

تہذیت صدیق، لیکھار، کالج آف کامرس

پاکستان ہمارا ملک ہے یہ 14 اگست 1947 کو وجود میں آیا 14 اگست ہمارا یوم آزادی ہے اس روز پاکستان دنیا کے نقشے پر ایک آزاد ملک کی حیثیت سے ابھرا۔ یہ دن پاکستان کے مسلمانوں کے لیے ایک اہم دن ہے۔ مسلمانوں نے بڑی جدوجہد اور قربانی کے بعد یہ دن دیکھا۔ یہ ہمارا قومی دن ہے۔ ہم ہر سال یہ دن بڑے جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ کیونکہ یہ وطن ہم نے قائد اعظم محمد علی جناح کی انتحف مختتوں اور بزرگوں کی لازوال قربانیوں کے بعد حاصل کیا۔ یہ دن محض سیر و تفتریح اور کھیل تماشا دیکھ کر گزارنے کا نہیں۔ بلکہ یہ دن تجدید عہد کے طور پر منانا چاہیے تاکہ اس کی اہمیت کھل کر سامنے آئے۔ اور ہم اپنی آئندہ نسلوں کو یہ پیغام واضح طور پر پہنچا سکیں کہ کس طرح مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذر امام پیش کر کے یہ وطن حاصل کیا تاکہ ہم چین کی زندگی بس کر سکیں۔ ہمارے ملک میں سرکاری سطح پر یہ دن دھوم دھام سے منانے کا انظام کیا جاتا ہے۔ نماز فجر میں ملک کی خوشابی کے لیے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ تمام چھوٹی بڑی عمارتوں کو قومی پرچم اور جھنڈیوں سے سجا یا جاتا ہے۔ رات کو چراغاں کیا جاتا ہے اپنے قومی تہوار خصوصی آزادی کا دن منانا زندہ قوموں کی نشانی ہے۔ ہمیں یہ دن ضرور منانا چاہیے۔ لیکن ہمیں وہ مقصد نہیں بھولنا چاہیے جس کے لیے یہ بنایا گیا۔ ہمیں اس دن قائد اعظم کے عوام سے کیے گئے عہد کو نئے سرے سے کرنا چاہیے کہ ہم اپنے ملک کو آزاد اسلامی ریاست کے طور پر مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے بچوں، جوانوں میں آزادی کی اہمیت کو اجاگر کریں گے۔ یہ آزاد ریاست جس کا خواب شاعر مشرق علامہ اقبال نے دیکھا اور قائد اعظم نے اپنی محنت سے اسے شرمندہ تغیر کیا اور اب اس ریاست کی ذمہ داری آئندہ آنے والی نسلوں پر ہے کہ وہ نہ صرف اس کی حفاظت کریں بلکہ اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی کوشش کریں۔

یہاں پر قائد اعظم کا ایک پیغام جسے یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان کو اپنے جوانوں پر فخر ہے خاص طور پر طلباء پر جو قوم کے معمار ہیں انہیں نظم و ضبط اور تعلیم و تربیت سے اپنے آپ کو آ راستہ کرنا چاہیے تاکہ وہ وقت کے آئینوں لے چینج رکھا اور مقابلہ کر سکیں۔

بقیہ نمبر 2

سوچنا ہو گا کہ قوم کرپٹ کیسے ہو گئی۔



مس پروین بی بی، سپیشل چلڈر رن سکول

قوموں کی تاریخ میں ایسے دن بھی آتے ہیں جو ہمیشہ یاد رکھے جاتے ہیں۔ پاکستان ہمارا پیارا ملک ہے جو 14 اگست 1947 کو معرض وجود میں آیا۔ وہ مہینہ رمضان المبارک اور رات لیلۃ القدر کی تھی۔ پاکستان ہمارا پیارا ملک ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے ہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے پورے بر صغیر پر تقریباً سو سال تک انگریزوں کا قبضہ رہا۔ انگریزوں کے قبضے سے پہلے بر صغیر پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لیے مسلمان مسلسل کوشش کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ محنت کا پھل ضرور دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی قربانیں دینے کے بعد آخر کار 14 اگست 1947ء کو پاکستان بن گیا اس کا میابی کی خوشی میں ہم ہر سال 14 اگست مناتے ہیں۔

آج ہم 76 واں یوم آزادی منار ہے ہیں ہر سال تجدید عہد کے ساتھ ہم آزادی کا دن گزارتے ہیں مگر جب ہم گزرے ہوئے سال کے ہر دن پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں پستی، زبوں حالی اور پہلے سے زیادہ ابتری نظر آتی ہے وہ ملک جو علم، رواداری، اعتدال، ایثار اور استقامت جیسی اعلیٰ اسلامی انسانی اوصاف کے مظاہرے سے حاصل کیا گیا۔ اس میں اعلیٰ اوصاف آج ناپید ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح جیسی مخلص قیادت رکھنے والی قوم کرپٹ کاروباری اور منافع خور ذہنیت کے نزد میں آگئی۔

بقیہ نمبر 1



نئی نسل کو حب الوطنی کی ضرورت ہے

مس عائشہ نذرِ سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول

مملکت کے قیام کی سالگرد ریاست کی تاریخ کا، ہم تین دن ہوتا ہے جو الگ وطن کے حصول کے لازوال جدوجہد اور ان گنت قربانیوں کی یاد تازہ کرتی ہے۔ یہاں تین دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ مسلمانان ہند نے دوقومی نظریہ کی بنیاد پر کس طرح الگ وطن کے حصول کی جدوجہد جاری رکھی اور اپنے خالص جذبے اور ان تھک کوششوں سے اس منزل کو حاصل کر کے دم لیا۔ جس کا حصول ہندوستان کی تاریخ میں بظاہر ناممکن نظر آتا تھا۔ الگ تہذیب و ثقافت، زبان و ادب، فنون لطیفہ و تعمیرات، اقدار و رواج، قوانین و ضوابط، روایات و رجات غرض زندگی کے ہر پہلو سے مسلمانان ہند نے خود کو ایک الگ قوم کے طور پر شناخت کروایا اور ہمیشہ اس رنگ کو برقرار رکھا۔ کاوشوں کا یہی سلسلہ چلتا گیا، چراغ سے چراغ جلتے گئے یہاں تک کہ 14 اگست 1947 کے مبارک دن میں مسلمانان ہند کا وہ دیرینہ خواب حقیقت کی صورت میں ڈھل گیا پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔

یوم آزادی ہمیں ان افراد کی یادوں کے ساتھ بھی جوڑتا ہے جنہوں نے نسل درسل دوقومی نظریے کو سلامت رکھا اور قیام پاکستان کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ ہمیں ان گمنام شہیدوں کو یاد کرنا چاہئے جن کے اجسام خاکی رضغیر میں مسلمانوں کی آزاد مملکت کی جدوجہد میں کام آئے۔

جب ہم قیام پاکستان کے ان زاویوں کو سامنے رکھیں گے تو یقینی طور پر ہماری نظرؤں میں اس آزاد مملکت کی قدر و قیمت مزید ابھر کر سامنے آئے گی اور ہمیں یہ احساس تازہ ہو گا کہ آزاد مملکت بھی قوم کے لئے زمین پر عطیہ خداوندی ہے۔

نئی نسل کو نظریہ پاکستان سے روشناس کرنا ادنیٰ سیاسی قیادت کی اویین ذمہ داری ہے۔ قومیں اپنے نظریات کی بنا پر زندہ رہتی ہیں اپنے اسلاف کے طے کردہ نشانات منزل کو گم کر دینے اور اپنے نظریات کو فراموش کر دینے والوں کا وجود کائنات زیادہ دیر براشت نہیں کرتی اور وہ حرف غلط کی طرح مٹا دیئے جاتے ہیں۔ پاکستان اپنے نظریے کے بغیر ایسے ہی ہے جیسے روح کے بغیر جسم۔

قومی سوچ اور حب الوطنی کے جذبات کو پروان چڑھانے میں 14 اگست 1947 کا دن بڑی اہمیت رکھتا ہے آئندہ نسلوں کو قیام پاکستان کے مقاصد سے ہم آہنگ کرنے اور مملکت خداداد کو ایک اسلامی و فلاحی ریاست بنانے کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پاکستان کے حصول کے لیے دی گئی بے مثال قربانیوں کو زندہ جاوید رکھیں۔

یوم آزادی شہریوں کے لئے اپنے کردار و عمل کے حساب اور احتساب کا دن بھی ہوتا ہے۔ اس دن ہمیں وہ عہد و پیمان تازہ کرنے ہوتے ہیں جو ایک شہری اپنی ریاست کے ساتھ کرتا ہے۔

باقیہ نمبر 2

اس دن کو منانے کا مقصد ایک آزاد اسلامی ریاست کو وجود میں لانے کا تھا جہاں مسلمان اپنے مذہبی، معاشرتی اور معاشی عقائد کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ اور اب اس ملک کو ترقی دینے کے لیے ہم سب کو اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہو گا تاکہ وطن عزیز کی ترقی و نشوونما میں اپنا کردار بھر پور طریقے سے ادا کر سکیں اور اس کے لیے ہمیں خود کام کرنا ہو گا۔ باہر سے کوئی نہیں آئے گا۔ ہمیں خود سے عہد کرنا ہو گا کہ ہمارے ہی اچھے اعمال اور محنت سے وطن ترقی کرے گا۔ اور اس کے لیے قومی منصوبہ بندی نئے سرے سے عمل میں لانا ہو گی۔ اور ملک میں معاشرتی امن اور علم کو فروغ دینا ہو گا۔ تاکہ ہمارے نوجوان معاشی و معاشرتی سطح پر ملک کی ترقی کے لیے فعال کردار ادا کر سکیں۔ اللہ ہمارے ملک کو قائم و دائم رکھے۔ آمین



لیکن پیدا کریں، ہم سب پاکستان ہیں۔

مس بسمہ ریاض، پس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین

چھپیتے سال پہلے کا وہ منظر نگاہوں کے سامنے گھوم جاتا ہے جب ہم آزاد قوم بنے قربانی کی داستانیں، وہ بھرت کے دکھ و شہیدوں کا خون، اور اس کے ساتھ نیا آزاد ملک بننے کی خوشی، کہ آئندہ اس ملک میں اسلامی خطوط کے مطابق آزاد نسلیں پروان چڑھیں گی۔

بہر حال خدا کا لاکھ لشکر ہے کہ ہم آزاد فضای میں سانس تو لے رہے ہیں۔ کم از کم دشمن کے خطرے سے، اس کے حملے سے تو ایک حد تک آزاد ہیں۔ گو کہ ہم کشمیر تا حال حاصل نہیں کر سکے۔ قرضے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ مہنگائی کا ایک خوفناک سمندر ہے جو ہمیں نگلنے کے لئے تیار ہے، قانون ہمارا آزاد نہیں ہے بلکہ غیروں کے ہاتھ میں ہے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ نکھلت قوم ہم نے اپنے اس وعدے کی تجدید و یاد ہانی کریں جس کے تحت ہم نے آزاد ملکت حاصل کی تھی اور بجائے اس کے حکمرانوں کے آگے قربانی کا بکرا بن کے تیار ہیں اور ہر ظلم کو تقدیر کا لکھا سمجھ کر قبول کر لیں ہمیں ہوش کے ناخ لینے ہوں گے یہ بے چارگی کا الباہد اتار پھیننا ہوگا۔ اگر ہم آزاد ہیں تو تحقیق آزادی کا مفہوم سمجھیں اور اپنا حق لینا سیکھنا ہوگا۔ اپنی حالت کو تبدیل کرنے کیلئے تگ و دو کرنی ہوگی۔ کوئی باہر سے آکے ہمارے حالات نہیں بد لے گا۔ اور نہ ہی پاکستان کوئی ایک الگ شخص کا نام بلکہ ہم خود پاکستان ہیں، میں بھی پاکستان ہوں تو آئیے آج آزادی کے دن ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ہم اپنے ملک سے وفادار ہیں گے دھوکہ دہی بدیانتی سے پر ہیز کریں گے اپنے ملک کو صاف رکھیں گے۔

ایک قوم کی حیثیت سے ایک دوسرے کیلئے آسانیاں پیدا کریں۔ نفرت اور دشمنی کے جذبات سے دور رہیں نیز جو بھی ہمارا کام یا فرض ہے اسے بغیر کسی سستی کے ادا کریں۔

حوالہ ہار کے بیٹھا تو مر جاؤں گا

منزلیں لا کھکھن آئیں گزر جاؤں گا



ملک کو مشکلات سے نکالنے کے لیے متحد ہوں

فاطمہ رضا، نہم ائمہ سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول

اسلامیان برصغیر نے پاکستان کی شکل میں آزادی کی نعمت حاصل کی۔ آج ہم 76 والی یوم آزادی منار ہے ہیں، ہر سال تجدید عہد وفا کے عزم کے ساتھ ہم آزادی کا دن گزارتے ہیں مگر جب ہم گزرے ہوئے سال کے ہر دن پر نگاہِ دوڑا کیں تو ہمیں پستی زبوں حالی اور پہلے سے زیادہ ابتری نظر آتی ہے اور مکون ترقی کا عمل رکتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا۔ وہ ملک جو علم، حلم اور راداری، اعتدال، ایثار اور یقین محکم جیسی اعلیٰ اسلامی، انسانی اوصاف کے مظاہرے سے حاصل کیا گیا، اس میں اعلیٰ وارفع اوصاف آج ناپید ہیں۔ علم کی جگہ جہالت نے لے لی۔ حلم کی جگہ کوتاہ نظری اور عدم برداشت نے لے لی۔ راداری، اعتدال، ایثار، یقین محکم جیسے جذبے ہوس زر، خود غرضی اور اہل الوقت کی نظر ہو گئے۔ اور قائدِ اعظم محمد علی جناح جیسی مخلص قیادت رکھنے والی قوم کرپٹ کاروباری اور منافع خور ذہنیت کے نزدے میں آگئی۔ آج یوم آزادی کے دن ہمیں تجدید عہد کرنا ہوگا کہ ہم ملک کو ان حالات سے نکالنے کے لیے شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔ اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھائیں اور ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں اور حکومتی سطح پر اصلاحات کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو سلامت رکھے اور ترقی عطا کرے اور ہم ایک خود مختار قوم بن کر ابھریں۔



14 اگست خود مختار قوم کی پیدائش کا دن

شہلا جبین، سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول

آزادی ایک عظیم نعمت ہے اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز نہیں اور اس کی حفاظت ہماری اجتماعی اور قومی ذمہ داری ہے۔

آزادی کو فروغ دینے سے افراد خود اعتمادی اور خود انحصاری کا احساس حاصل کرتے ہیں۔ انہیں اپنے مقاصد خوابوں اور خواہشات کو حاصل کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ ذاتی ترقی میں آزادی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ افراد کو تلقیدی طور پر سوچنے، فیصلے کرنے اور اپنے اعمال کی ذمہ داری لینے کا اختیار دیتی ہے۔

آزادی تخلیقی اور جدت طرازی کو پروان چڑھاتی ہے جس سے افراد اپنی منفرد صلاحیتوں کو تلاش کر سکتے ہیں اور با معنی طریقوں سے دنیا میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔

یوم آزادی ایک خود مختار قوم کی پیدائش کا دن ہے۔ یہ دن ہمارے لیے قیمتی تھفحہ ہے۔ یہ دن ہمارے بزرگوں کے خوابوں کی تعبیر ہے اس دن ہم اپنے ملک کی تاریخ کو ان شہداء کو یاد کرتے ہیں جنہوں نے اپنے اہو سے اس ملک کی بنیاد رکھی اس دن آزادی کے لیے ٹھنڈے والوں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

شہر کے لوگ تیرے حق میں دعا کرتے ہیں

اے نگہبان وطن تیر انگہبان ہو خدا

آزادی بہت بڑی نعمت ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے۔ آزادی حاصل کرنے کے لیے ہمارے بزرگوں نے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے پورے بر صیر پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ انگریزوں کے قبضے سے پہلے بر صیر پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لیے مسلمان مسلسل کوشش کرتے رہے۔ بہت سی قربانیاں دینے کے بعد 14 اگست 1947 کو پاکستان بن گیا۔ اس دن بر صیر کے مسلمان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو گئے۔ اپنا ایک الگ ملک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ ملک ہم نے اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے حاصل کیا

مال کیا چیز ہے ہم جان فدا کرتے ہیں

اے وطن تجھ سے نیا عہد وفا کرتے ہیں

باقیہ نمبر 1

پاکستان کے قیام کا مقصد صرف زمین کا ایک مکٹڑا حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں ایک فلاہی ریاست بنانے کا خواب تھا۔ جہاں عدل و انصاف ہو جہاں پر ہر ایک کے لیے ترقی کرنے کے برابر موقع ہوں۔ ایک عام آدمی کو بھی تعلیم جیسے بینادی حقوق حاصل ہوں۔ اگر ہم پاکستان کو حقیقی معنوں میں ایک عظیم ملک بنانا چاہتے ہیں تو اسکی شروعات ہمیں اپنی ذات سے کرنی ہوگی۔

14 اگست کا دن تجدید عہد کا دن ہے یہ دن اس مقصد کو یاد کرنے کا دن ہے جس کے لیے اس وطن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ آئیں اس یوم آزادی پر عہد کریں کہ اس وطن کی خاطر ہم ہر چیز کو ترک کر دیں گے جس سے اس وطن کو نقصان ہو۔ اور ہر اس چیز پر عمل کریں گے جو ہمارے ملک کے لیے بہتر ہو، ہم جھوٹ نہیں بولیں گے، کسی کا حق نہیں ماریں گے، دھوکہ دیں گے، کرپشن اور بدعنوائی نہیں کریں گے۔ بزرگوں کی عظیم قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اپنے ملک کی حفاظت کریں گے۔

پاکستان کا قیام مجزہ ہے۔



شاعر احمد طالبہ نہم ائمہ سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول

جنہوں نے پاکستان بنایا تھا جنون اور عشق کے ساتھ بنایا تھا پاکستان ایسے ہی بیٹھے بیٹھے حاصل نہیں ہوا۔ اس کے لیے قائد اعظم محمد علی جناح نے انہک محت کی ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے بے شمار مسائل پیدا ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور قائد اعظم کی محنت سے تمام مسائل پر بہت جلد قابو پالیا گیا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جہنم اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیر کی تکمیل کے لیے پیدا کیا اور بد نصیب ہیں وہ لوگ جو پاکستان کے بننے پر رکاوٹ ڈالتے ہیں خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو پاکستان کی حفاظت کے لیے اور اس کی عزت و آبرو کو چانے کے لیے اپنی جان و مال و دل تک قربان کر سکتے ہیں۔ بد نصیب ہیں وہ لوگ جو پاکستان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ آج کوئی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، کام نہیں آئے گا۔ اگر پاکستان سے کسی نے خیانت کی تو اشفاق احمد صاحب فرماتے ہیں۔ یہ پاکستان تو اونٹی کی طرح ہے مجھ سے بنائے مجھ سے قائم ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نشانی کے طور پر ہے۔ جو اس کو نقصان پہنچائے گا اللہ تعالیٰ کے نقصان میں آئے گا اور تاریخ گواہ ہے کہ جس نے اس پاکستان میں خیانت کی اللہ تعالیٰ نے اس کو رسوا کیا۔ اس امانت کی حفاظت کریں۔ ہمیں ایک نئے عہد کی تشدید کرنی چاہیے۔ ہمیں دوبارہ اللہ تعالیٰ سے ایک وعدہ کرنا ہے۔ جو ہم پاکستان بنانے کے بعد بھول بیٹھے ہیں آج پھر پاکستان کو کسی عشق اور جنون کی ضرورت ہے۔ جس پر ہمارے بڑوں نے چالیس لاکھ خون بھائے۔ شہداء کی قربانی دی۔ پاکستان انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنتا ہے۔ بے شمار آئے بے شمار گئے۔ لیکن پاکستان ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔ پاکستان تھا۔ پاکستان ہے اور پاکستان ہمیشہ رہے گا، اللہ اس کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

یوم آزادی احتساب کا دن ہے۔



عمرہ شنزادی، نہم ائمہ سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول

پاکستانی قوم کو یوم آزادی مبارک، مملکت کے قیام کی سالگرہ ریاست کی تاریخ کا ہم ترین دن ہوتا ہے جو الگ وطن کے حصول کی لازوال جدو جہدا اور ان گنت قربانیوں کی یاد تازہ کرتی ہے یہ ہم ترین دن ہمیں یاد لاتا ہے۔ کہ مسلمانان ہند نے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر کس طرح الگ وطن کے حصول کی جدو جہد جاری اور اپنے ملک جذبے اور ان تحک کوششوں سے اس منزل کو حاصل کر کے دم لیا جس حصول ہندوستان کی تاریخ میں بظاہر نمکن نظر آتا تھا۔ تاریخ ہمیں بہت کچھ بتاتی ہے یہ بھی کہ اصولی طور پر پاکستان اسی دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان کے پہلے فرد نے اسلام قبول کیا اس خواب کی تعبیر مہیا کرنے کے لیے مسلمانان ہند کی ان گنت نسلوں کو طویل دور تک جدو جہد جاری رکھنا پڑی۔ کاوشوں کا یہی سلسلہ چلتا گیا چراغ سے چراغ جلتے گئے۔ یہاں تک کہ 14 اگست 1947 کے مبارک دن مسلمانان ہند کا وہ دریہ نہ خواب حقیقت کی صورت میں ڈھل گیا۔

ہمیں ان گمنام شہیدوں کو یاد کرنا چاہیے جن جن کے اجسام خاکی برصغیر میں مسلمانوں کی آزاد مملکت کی جدو جہد میں کام آگئے۔ ہم اہل کشمیر کے دکھدر کا اندازہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے جن کی جدو جہد آزادی کا عرصہ ہماری آزادی کے برابر ہے۔ وہ سات دہائیوں سے مسلسل اسی راہ پر گامزن ہیں۔ ”قربانیاں“ دیتے چلے آ رہے ہیں اور آزادی کی شمع کو جلا رکھا ہے۔ مگر یوم آزادی شہروں کے لیے اپنے کردار و عمل کے حساب اور احتساب کا دن بھی ہوتا ہے۔ اس دن ہمیں وہ عہد و پیمان تازہ کرنا ہوں گے جو ایک شہری اپنی ریاست کے ساتھ کرتا ہے۔

صرف چھٹی منا کر پاکستان کی آزادی کا حق ادا نہیں ہوتا۔

عطیہ کامران، معلّم سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول

ہماری آزادی کا ایک ایک باب خون سے نگین ہے کیونکہ آزادی خون مانگتی ہے اور ہمارے بزرگوں، بچوں اور خواتین نے اپنے خون کے نذر انے دے کر پاکستان حاصل کیا۔ حصول پاکستان کے لئے جس قدر محنت اور جدوجہد کی گئی ہے وہ ساری دنیا جانتی ہے۔ اس کا میاں کی خوشی میں ہر سال 14 اگست کو خاص تقریبات منعقد کی جاتی ہیں جنہوں نے عظیم قربانیاں دے کر پاکستان کو حاصل کیا۔ حصول پاکستان کے لیے جس قدر محنت اور جدوجہد کی گئی وہ ساری دنیا جانتی ہے۔

ان تقریبات کے موقع پر تقاریر بھی کی جاتی ہیں اور ان تقاریر میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ اپنے بزرگوں اور تمام شہداء کی قربانیوں کو ضائع مت ہونے دیں اور ملک کی حفاظت کریں اور اسے دشمن کی میلی آنکھ سے بچائیں 14 اگست کے دن پاکستانی عوام کے لیے بہت خوشی کا دن ہے اس دن پورے ملک میں عام تعطیل ہوتی ہے تاکہ ہر پاکستانی اپنی خوشی کا اظہار کر سکے اور آزادی کو منا سکے۔ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور مفکر اسلام ڈاکٹر علام محمد اقبال بانی اے پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح اور بر صغیر کے ان تمام شہداء اور غازیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے پاکستان کی خاطر آگ اور خون کے دریا عبور کئے۔

صرف پاکستان کا پرچم لہرا کر، فوجی پریڈ کیجھ کرو جس کی وجہ سے پاکستان کا حق ادا ہو جاتا ہے کیا؟ ہرگز نہیں آئے اس دن کا حق ادا کبھے اور عہد کبھے۔

☆ ہم پاکستان کو ایمان، اتحاد اور تنظیم کے راہنماء اصولوں کی روشنی میں چلائیں گے۔

☆ ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی و فلاحتی ریاست بنائیں گے۔

☆ ہم پاکستان میں نظام قرآن و سنت کو عملی طور پر نافذ کریں گے۔

☆ ہم پاکستان کو غیروں کی غلامی سے نجات دلا کر اسلام کا قلعہ بنائیں گے۔

☆ ہم پاکستان میں لسانیت، فرقہ بندی اور باہمی اختلافات مٹا کر سب سے پہلے مسلمان پھر پاکستانی ہونے کے اصول پر کاربندر ہیں گے۔



بطور طالب علم ہمیں خوب مخت سے پڑھنا چاہیے۔

عما نمہ عامر، نہم اے سلطانہ فاؤنڈیشن گرلنڈ ہائی سکول

یوم آزادی جب بھی آتا ہے، ایک عہد یاد دلاتا ہے جو قیام پاکستان کیلئے دی جانے والی قربانیوں اور لازوال جدوجہد سے عبارت ہے۔ پاکستان اس لیے معرض وجود میں آیا تھا کہ مسلمانوں کو ایک الگ اسلامی اور آزاد ریاست ملے۔ جس میں اسلامی نظام کا خواب شرمند ہوتا دیکھیں گویا یہ مسلمانوں کو اس مقصد سے دی گئی قربانیوں کو یاد کرنے، اس سے وحدہ بھانے اور اس کے احساس و فکار کا دن ہے۔

یوم آزادی کے موقع پر ہر دفعہ کی طرح اس بار بھی آزاد وطن کی اہمیت اور قدرومنزلت کا احساس مزید شدت سے۔ اُجاگر ہوا ہے۔ آج سے 7 سال قبل جس طرح ہمارے آباؤ اجداد کیلئے ایک مسلمان ریاست کا وجود لازم تھا، اس طرح ہمارا بھی ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے فرض ہے کہ ہم خوب دل لگا کر پڑھیں اور اپنے ملک کی خوشحالی کے لئے مخت سے تاکہ دشمن کو پتا چلے کہ ہم بھی کسی سے کم نہیں۔ پاکستان زندہ باد



یقین اور اتحاد کے سبب پاکستان بن پایا۔

حاجرہ بی بی، نہماں اے سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول

1930 میں مسلم لیگ کے الہ آباد والے اجلاس میں علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن (پاکستان بنانے کی تجویز پیش کی)۔ چار سال بعد جب قائد اعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ کی صدارت کا مستقل طور پر عہدہ قبول کیا تو انہوں نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع کر دی۔ آخر کار 23 مارچ 1940ء کو انہوں نے لاہور کے اجلاس میں واضح طور پر اعلان کر دیا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں ایک آزاد مسلم ریاست قائم کی جائے۔ اس اعلان کو ”قرداد پاکستان“ کہتے ہیں۔ جس کی رو سے مسلمانوں کی آزادی اور خود مختار حکومت قائم کرنے کا فصلہ ہوا۔

پاکستان قائم کرنے کا فصلہ ہندوؤں کو بہت ناگوارگزرا انہوں نے پوری کوشش کی کہ یہ مملکت قائم نہ ہونے پائے۔ ان کے پاس دولت اور طاقت تھی۔ جنوبی ایشیاء میں ان کی اکثریت تھی لیکن چوں کہ قیام پاکستان کا مطالبہ حق اور انصاف پر منی تھا اس لیے مسلمانوں کے یقین اور اتحاد کی وجہ سے 14 اگسٹ 1947 کو پاکستان وجود میں آیا۔

پاکستان نے اپنے قیام سے اب تک ترقی حاصل کی ہے اور اس کا شمار دنیا کے اہم ممالک میں ہوتا ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان اور زیادہ ترقی کرے اور ہمیشہ کرے تو ہمیں نظر یہ پاکستان کو ہر وقت پیش نظر رکھنا پڑے گا۔ اس کی بدولت ہم پاکستان کو زیادہ مشتمل اور شان دار بن سکتے ہیں۔ شکر یہ



کاش کہ ہم شکر گزار قوم بن سکتے!

ایمان ندیم، طالبہ نہماں اے سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول

پاکستان اللہ کی عظیم نعمت ہے جو لوگ اس کی قدر نہیں کرتے وہ انتہائی ناشکرے ہیں۔ اللہ نے اپنی قدرت خاص سے انعام کے طور پر یہ وطن عطا کیا۔ انگریز بھی ہمارے مخالف تھے۔ اور ہندو تو ہمارے اذلی ابدی دشمن ہیں، سکھ اقیلت کو بھی پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف اس قدر مشتعل کر دیا گیا تھا کہ سکھوں نے آزادی کے وقت سب سے زیادہ خون مسلمانوں کا بھایا تھا۔ اس سارے تناظر میں اللہ کا طعن عطا کرنا ایک خاص عطیہ تھا۔ اے کاش ہم ایک شکر گزار قوم بن سکتے۔ آج پاکستان کے قیام کو 76 سال ہون گئے ہیں میں کہاں سے کہاں پہنچ چاہی ہیں۔ مگر ہم آج بھی مشکلات کے ہنور میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ آزاد و زندہ قوم اپنے درشی کی دھیجان اڑاتے پھرتے ہیں۔ ہمارے حکمران اقتدار میں آنے سے قبل بڑے بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں سودنوں میں قوم کی لقدر بدلنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور جب ان سب دعوؤں کو عملی جامع پہنانے کی باری آتی ہے تو نتیجہ صفر رکتا ہے۔ پاکستان کا قیام دو قومی نظریے کا مرہون منت ہے مسلمانوں نے الگ خطہ کیوں حاصل کیا تھا، قائد اعظم کی تحریریوں اور تقریروں میں غیر ممکن انداز میں اس بات کا جواب ملتا ہے
لبقیہ نمبر 3

ہم سب کی ذمہ داری، ہم سب کا مشن اپنی قدروں کا پاکستان، علامہ اقبال اور قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خوابوں کا پاکستان، سب کے لئے برابر موقوعوں کا پاکستان، پر فقار پاکستان، ایک زندہ قوم کا پاکستان۔

سدابہار پاکستان۔۔۔۔۔ شادباد پاکستان۔۔۔۔۔ تاقیامت زندہ باد پاکستان

(ڈاکٹر نعیم غنی)



ہمارا عہد ہے کہ پاکستان کا نام روشن کریں گے۔

فاریہ قادر دہم۔ سی سلطانہ فاؤنڈیشن گرلنر ہائی سکول

پاکستان ہمارا پیارا ملک ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے ہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اس لیے اس کے اہم دن ہم بڑے جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ ان دنوں میں یوم آزادی اہم ترین دن ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے بر صغیر تقریباً سو سال تک انگریزوں کے قبضے میں رہا۔ انگریزوں کے قبضے سے پہلے بر صغیر پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لئے مسلمان مسلسل کوشش کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ محنت کا پھل ضرور دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی قربانیاں دینے کے بعد آخوند 14 اگست 1947ء کو پاکستان بن گیا۔ اس دن بر صغیر کے مسلمان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو گئے۔ اور انہا ملک پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ ملک ہم نے اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے حاصل کیا ہے۔ اس کامیابی کی خوشی میں ہم ہر سال 14 اگست کو پورے دن خاص تقریبات منعقد کرتے ہیں ان بزرگوں کی کوششوں کی یادتازہ کرنے کے لئے تقریبیں کرتے ہیں۔ جنہوں نے عظیم قربانیاں دے کر ہمارے لئے یہ وطن بنایا۔ ان کی تقریبوں میں اس بات پر خاص ذور دیا جاتا ہے۔ کہ ہم ان قربانیوں کو ضائع نہ ہونے دیں۔ ملک کے چھپے کی حفاظت کریں۔ یوم آزادی کی خوشی میں ہر سال عام تعطیل ہوتی ہیں۔ البتہ سکول اور کالج صبح کو کچھ دیر کے لیے کھلتے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں کے طالب علم خاص قومی پر گرام بناتے ہیں۔ وطن کے نغمے گاتے ہیں۔ تقریبیں کرتے ہیں۔

یوم آزادی کے موقع پر سارے ملک کے شہروں اور قصبوں میں چراغاں کیا جاتا ہے اور جو قدر جو گھروں سے باہر آ جاتے ہیں۔ سرکاری اور خجی عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے جاتے ہیں کہاں کہاں میں لوگ بانی پاکستان قائد اعظم کے مزار پر جا کے قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ پھلوں کی چادریں چڑھاتے ہیں مزار کی حفاظت کیلئے فوجی دستہ ہمیشہ مزار پر موجود ہتھا ہے۔ اس روز یہ محافظ دستہ بھی تبدیل کیا جاتا ہے۔ مساجد میں ملک و قوم اور تمام مسلم امہ کی ترقی و خوشحالی اور سلامتی کیلئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ آزادی کے اس موقع پر دوسرا ممالک کے سربراہ صدر پاکستان کو مبارک باد کا پیغام بھیجتے ہیں۔ یوم آزادی اور دیگر ایام پاکستان کی آزادی سالمیت اور استحکام کی یادتازہ کرتے ہیں۔ ہم اس عہد کو دھراتے ہیں کہ وطن عزیز کی خاطر اپنی جان بھی قربان کر دیں گے۔ اس کا نام روشن کریں گے۔ اور اس کی ترقی کے لیے ہمیشہ صدق دل سے کوشش کریں گے۔

باقیہ نمبر 3 انہوں نے بار بار یہ کہا ہے کہ ہمارا دستور چودہ سو سال پہلے قرآن و سنت کی صورت بن چکا ہے۔ ہم ایک ایسا خطہ چاہتے ہیں جو آج کے دور میں اسلامی نظام کی مثال پیش کرے۔ ریاست پاکستان کا حصول قائد کے نزدیک اسلامی نظام زندگی کے لئے ایک فرض اور دینی تقاضا تھا، اگر قائد اعظم کو اللہ تعالیٰ کچھ اور مہلت دیتا تو اس ملک کا یہ حال نہ ہوتا جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

قائد اعظم نے معروہ بیت کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ وہ ڈنکے کی چوٹ اپنے عقائد و نظریات کا اظہار فرماتے تھے۔ ہمارا نصب اعین یہ تھا کہ ہم ایسی مملکت کی تخلیق کریں، جہاں ہم آزاد انسان کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب و تمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں معاشرتی انصاف کو اسلامی تصور کے مطابق پوری طرح سے پہنچنے کا موقع ملے، ہمیں چاہیے کہ ہم سب مکمل اتحاد اور بآہمی تعاون سے کام کریں۔ تمام خطروں کا مل جل کر مقابلہ کریں جو آج ہمیں درپیش ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم ان مشکلات اور خطروں سے کامیابی سے گزر جائیں گے۔ پاکستان کی عزت اور وقار کو اور بھی بلند کرتے ہوئے اسلام کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اور اپنے قومی پرچم کو ہمراستے ہوئے ایک عظیم قوم ہونے کا ثبوت دینا ہوگا۔

پاک پرچم کی حفاظت اور تو قیر کریں

(افسانہ)

نزہت پروین لیکچر ار اردو، پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین

پروفیسر صاحب آئینے کے سامنے کھڑے اپنی داہنی طرف جیب پر پاکستانی پرچم کا ایک خوبصورت نیچ لگاتے ہوئے سوچنے لگے کہ وقت کبھی رکتا نہیں اور اس کا کام ہے گزرناتو وہ گزر جاتا ہے کبھی ایک خوبصورت یاد بن کر، کبھی خیال بن کر اور کبھی احساسات و جذبات بن کر۔ ہلکی سی چہرے پر مسکراہٹ سجائے ایک ہاتھ سے اپنی چھڑی سننجھاتے ہوئے آہستہ آہستہ کالج کی طرف روانہ ہوئے۔ ماضی کی بہت سی یادوں نے انھیں اپنے حصار میں لے لیا۔ انھیں ابھی تک یاد تھا کہ دادا جان سردیوں کی ٹھہر تی راتوں میں آگ جلا کر اس کے گرد ائمہ بنا کر بھاتے تھے اور آزادی کے قصے سناتے تھے۔ جنھیں سن کر وطن سے محبت اور بڑھ جاتی۔ آزادی کا نعرہ سن کر خون جوش مارنے لگتا۔ وطن سے محبت نہ نہ میں سما جاتی۔

پروفیسر صاحب کو یاد تھا کہ کیسے ۱۹۶۵ کی جنگ میں دشمن نے وطن عزیز پر حملہ کیا تو یہ قوم اتحاد کی ڈور میں بندھی دشمن کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ یادوں کی اس نگری میں کھو کر پروفیسر صاحب کب کالج گیٹ کے سامنے پہنچ گئے انھیں پتا ہی نہیں چلا۔ گیٹ کے سامنے کھڑے ہوئے اور اس پر بڑے بڑے شبدوں میں لکھا نام پڑھ کر مسکرا دیئے۔ ”گورنمنٹ کالج فار بواز“، کچھ آنسوؤں نے آنکھوں سے باہر نکلنے کی بغاوت کر دی۔ جنھیں پروفیسر صاحب نے جیب سے ٹشوں کال کر چہرے سے صاف کیا۔

بڑا سا گیٹ زور دار آواز کے ساتھ کھلا اور سامنے اساتذہ اور طلباء گیٹ کے دونوں اطراف میں قطاریں بنائے خوش آمدید کہنے کے لیے کھڑے تھے۔ پروفیسر صاحب نے جب گیٹ سے اندر قدم رکھا تو سب نے ان کا استقبال تالیوں کی گونج میں کیا۔ ہر چہرے پر ان کے لیے محبت اور عقیدت کے جذبات نظر آ رہے تھے۔ یہی وہ لمحات تھے جو پروفیسر صاحب نے اپنے پیشے سے محبت اور محنت سے کمائے تھے۔

آج دراصل یوم آزادی کے ساتھ ساتھ ان کی ریٹائرمنٹ کا دن بھی تھا۔ جو بلاشبہ ان کے لیے ایک یادگار دن بننے جا رہا

تھا۔

ہال میں بنے اٹیچ پر ان کی نشست تھی اور ساتھی پروفیسر یوم، آزادی کی تقریب کے ساتھ ساتھ ان کی الوداعی تقریب کے حوالے سے بھی اپنے اپنے خیالات اور جذبات بڑے خلوص اور چاہت سے بیان کر رہے تھے۔

آخر میں میز بان نے پروفیسر صاحب کو دعوت دی کہ وہ اپنے خیالات و جذبات اور تجربات ان کے ساتھ بانٹیں۔ چنانچہ

پروفیسر صاحب ڈاکٹر آئس پر آئے اور مسکراتے ہوئے حاضرین محفل کو مناسب کیا۔
معزز اسلام اتہا اور عزیز طلباء السلام علیکم!



یہ دنیا کا دستور ہے کہ ایک نہ ایک دن ریٹائر ہونا پڑتا ہے چاہے وہ کسی ادارے سے ہوں یا جہان فانی سے۔ ہمیں اپنی جگہ چھوڑنی پڑتی ہے۔ لیکن کیا ہی مزے کی بات ہو کہ جب ہم اپنی جگہ خالی کریں تو وہ خالی نہ رہے بلکہ وہ آپ کی اچھی یادوں سے ہمیشہ بھری رہے۔ آج کا دن میرے لیے بہت خوشی کا دن ہے۔ آج وطن عزیز کو ۶۷ برس ہو گئے اس دنیا کے نقشے پر ابھرے ہوئے اور ان ۶۷ برسوں میں اس نے بہت کڑے وقت بھی دیکھے مگر مشکل حالات میں بھی اس کی بنیادیں نہیں ہل سکیں۔ کیسے ہلتیں! اس کی بنیادیں شہداء کے خون سے رکھی گئیں تھیں۔ آج میں ریٹائر ہو رہا ہوں اس لیے میں اپنا محاسبہ کرتا ہوں کہ میں نے جو تجدید عہد کیا تھا اس ملک سے اس ملک کے طلباء کے مستقبل کے لیے، کیا میں اس میں پورا اترا ہوں؟ میں معلم ہوں اور معلم کا پیشہ سب سے پہلے ہے۔ کیا ہوا میں ایک ڈاکٹر نہیں، ایک پائلٹ نہیں، ایک چلیں ہم سب معلم کے سکھائے ہوئے علم کی بدولت اپنے اپنے پیشے میں ماہر بنے۔ اس لیے میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ اس وطن کی آبیاری میں سب سے بڑا ہاتھ معلم کا ہوتا ہے۔ اس لیے اس پیشے سے جڑتے وقت میں نے ایک عہد کیا تھا کہ

جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

ہومرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
بے شک میرا ایک دور پڑھانے کا ختم ہوا مگر آج یومِ آزادی پر میں دوبار تجدید عہد کرتا ہوں کہ میں اپنی آخری سانس تک علم کی روشنی پھیلاوں گا اور مشعلیں روشن کرتا رہوں گا۔ چلیں ہم سب مل کر ایک تجدید عہد کریں کہ وطن عزیز کی سلامتی و بقاء کے لیے اپنی جان کا نذر انداز دیں گے اس کے پرچم کو شمن کے قدموں تلے روند نہ نہیں دیں گے۔ اس پرچم کی حفاظت اور قدر کریں گے۔

پروفیسر صاحب نے اپنے سینے پر تھر تھرا ہوا ہاتھ رکھا اور پُر جوش انداز میں اوچی آواز میں پڑھنا شروع کیا۔ دعائیہ کلمات کی ادائیگی ان کے آنسوؤں کو ضبط کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

کشوہِ حسین شاد باد

پاک سر زمیں شاد باد

ارضِ پاکستان!

تو نشانِ عزمِ عالی شان

مرکزِ یقین شاد باد



گھریلو بجٹ کے اہداف

تحریر: سارہ یونس

گھریلو بجٹ کے اہداف کا مطلب ہے اپنے گھریلو بجٹ کو مطلوبہ حالات اور اہداف کے لیے استعمال کرنا۔ گھریلو بجٹ کا تعلق ہماری روزمرہ کی ضروریات اور آمدنی سے ہے۔ گھریلو بجٹ کے اہداف گھرانوں میں مالی انتظام، ادائیگی کی صلاحیت ہیں۔ معاشی ترقی اور خاندانی خوشحالی کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ گھریلو بجٹ کے اہداف مختلف افراد کے حالات اور مقاصد کے لحاظ سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ تاہم، یہاں کچھ مشترکہ اہداف ہیں جو عام طور پر گھریلو بجٹ تیار کرتے وقت لوگوں کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ گھریلو بجٹ کے کچھ اہداف یہ ہیں۔

1- خرچے کا کنٹرول 2- بچت 3- قرضہ کی تنظیم

4- خریداری کی منصوبہ بندی 5- مالی مقاصد تک رسائی 6- مالی آگاہی میں اضافہ

7- مستقل مالی زندگی بنانا

1- خرچے کا کنٹرول: گھریلو بجٹ کا اہم ترین مقصد ہوتا ہے خاندانی خرچوں کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے۔ اس مرحلے میں روزمرہ کی ضروریات جیسے کھانے کا سامان، بجلی کے بل، گیس، پانی کا بل، ٹیلیفون کے بل، ٹرانسپورٹیشن اور دیگر خرچوں کو پورا کرنا شامل ہے۔

2- بچت: ایک اور اہم مقصد بجٹ کو بچانا ہے۔ یہاں بجٹ ساز ضرورت کے مطابق رقم مختص کر کے اخراجات کو محدود کرتے ہیں تاکہ وہ پیسے بچا سکیں اور مستقبل کی ضروریات کے لیے سودے بازی (Bargaining) کر سکیں۔

3- قرضہ کا تنظیم: اگر گھریلو بجٹ میں قرض (Debt) یا قرضے (loans) شامل ہیں، تو بجٹ کا ایک مقصد قرض کی ادائیگی کو مشکل بنانے سے بچنا ہے۔ بجٹ بنانے کے علاوہ قرض کی ادائیگی کو ملاحظہ کرنے کے مطابق قسطوں کا تعین کیا جاتا ہے۔

4- خریداری کی منصوبہ بندی: گھریلو بجٹ کے اہداف میں سب سے اہم ہدف ہے کہ ہمیں مالی منصوبہ بندی کرنا چاہیے کہ کس طرح ہم اپنی آمدنی کو استعمال کریں گے۔ ہمیں خریداری کی منصوبہ بندی کرنی ہوتی ہے جو ہماری ضروریات اور مطلوبہ خواہشات کو پورا کرتی ہو۔

5- مالی مقاصد تک رسائی: گھریلو بجٹ لوگوں کو ان کے مالی اہداف کی سمت میں کام کرنے میں مدد کرتا ہے، تاکہ گھر پر کم ادائیگی کے لیے بچت، ریٹائرمنٹ کی تیاری یا چوپ کی تعلیم کے لیے فنڈ مختص کرنا آسان ہو سکے۔ ان اہداف کو حاصل کرنے کے لیے فنڈ مختص کرنے سے، افراد ترقی کر سکتے ہیں اور مطلوبہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

6- مالی آگاہی میں اضافہ: بجٹ مالیاتی بیداری (Financial Awareness) پیدا کرتا ہے کیونکہ اس سے افراد کو ان کی مالی صورتحال کا واضح اندازہ ہوتا ہے۔ یہ اقتصادی اخراجات، بچت اور سرمایہ کاری کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے میں مدد کرتا ہے۔

7- مستقل مالی زندگی بنانا: بجٹ افراد کو ایک مستقل مالی زندگی قائم کرنے کی اجازت دیتا ہے جو ان کی آمدنی اور مالی اہداف کے مطابق ہو۔ یہ مقصد طویل اخراجات اور بچتوں پر متوازن نظریہ کی رہنمائی کرتا ہے اور مالی استحکام کو بڑھاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ گھریلو بجٹ کے اہداف ہر فرد کی صورتحال، مالی اہداف اور ترجیحات کے مطابق مختلف ہو سکتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ بجٹ کو اپنی ضروریات کے مطابق بنائیں اور اس کا باقاعدگی سے جائزہ لیں۔

علم کی شمع سے ہو محمدؐ کو محبت پا رہب!



پیارے بچو! السلام علیکم! آپ سب نے گرمیوں کی چھٹیاں خوب انجوائے کی ہوں گی اور اپنا ہوم ورک بھی
کامل کر کے لوٹے ہوں گے۔ اور اب آپ سب کو معلوم تو ہو گا ہی کہ یہ اگست کا مہینہ ہے اور اس ماہ میں ہمارا پیارا
ملک ”پاکستان“ آزاد ہوا تھا اور ہم اسی آزادی کی بدولت ایک اچھی زندگی گزار رہے ہیں تو ہم سب کو چاہیے کہ ہم اپنے
ملک سے پیار کریں اور اس پیار کا اظہار آپ اپنے اعمال سے ظاہر کر سکتے ہیں کہ آپ نے اپنے ملک کو صاف سترار کھانا
ہے اور پودے لگانے ہیں اور دوسروں کی مدد کرنے والا بننا ہے تاکہ ہم جب کبھی کسی دوسرے ملک جائیں تو لوگ ہمارے
ملک کی تعریف کریں اور ہمارے ملک میں آنے اور رہنے کی خواہش ظاہر کریں۔

اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ہمیشہ اپنے ملک کے لیے دعا گو بھی رہنا چاہیے کہ اللہ پاک ہمارے ملک کو سدا
سلامت اور آزاد رکھئے تاکہ ہم سب آزاد فضاؤں میں سانس لیں اور اپنی زندگی گزاریں۔ آ میں
(آپ کی باتی، رفتار شید)

نعت رسول مقبول ﷺ

(عنایت علی)

وہ اچھی باتیں بتانے والے
وہ سیدھا رستہ دکھانے والے
ہمیں خدا سے ملانے والے
نبی ﷺ ہمارے، نبی ﷺ ہمارے، نبی ﷺ ہمارے
ہم ان کا عزت سے نام لیں گے
یہ نام ہم صبح و شام لیں گے
جو ان کے دامن کو تھام لیں گے
تو سب سے اونچا مقام لیں گے
نبی ﷺ ہمارے، نبی ﷺ ہمارے، نبی ﷺ ہمارے

حمدباری تعالیٰ

(حفیظ تائب)

ہواں میں ہے اس کی خوشبو
زمانے پر چھائی ہے رحمت خدا کی
ہر اک شے سے ظاہر ہے قدرت خدا کی
روان حکم اس کا زمین پر فلک پر
دل و جال پر بھی ہے حکومت خدا کی
بشر اس کے آگے نہ کیوں سر جھکائے
کہ دیتی ہے عظمت اطاعت خدا کی
خدائی میں ہیں رنگ وحدت کے سارے
بیان کیسے تائب ہو عظمت خدا کی

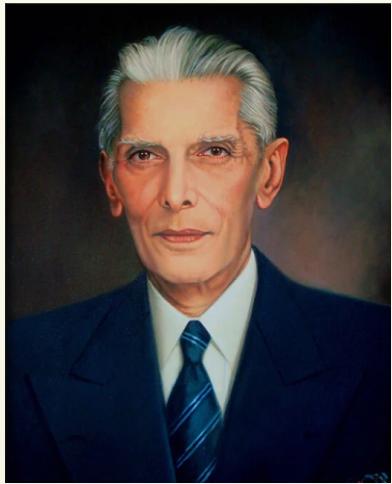
مسجد نبوی ﷺ



مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سعودی عرب کے شہر مدینہ میں واقع ہے۔ اس مسجد کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے 622 عیسوی میں مدینہ بھرت کے بعد تعمیر کیا۔ اس کو کھجور کے تنه اور مرٹی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس کوئی بار بنایا گیا۔ مسجد نبوی کلاسک اسلامی فن تعمیر اور عصری ڈیزائن کے امتزاج کی نمائش کرتی ہے۔ سبز گنبد جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روپہ شریف کے عین اوپر موجود ہے۔ مسجد کا اندر و فرنی حصہ کیلی گرانی خطاطی، موزیک ٹالنزا اور فانوس سے مزین ہے، جس سے ایک پرسکون اور روحانی طور پر بلند ماحول پیدا ہوتا ہے۔

مسجد نبوی مسلمانوں کے دلوں میں ایک مقدس مقام کے طور پر ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ اس کی تاریخ، فن تعمیر اور روحانی اہمیت اسے اسلامی ثقافت کا سنگ بنیاد اور روحانی روشن خیالی اور تعلق کے مثالی مسلمانوں کے لیے ایک پسندیدہ مقام بناتی ہے۔

قائد اعظم کا نئے نسل کو پیغام



آپ تعلیم پر پورا دھیان دیں۔ اپنے آپ کو عمل کے لئے تیار کریں۔ یہ آپ کا پہلا فریضہ ہے۔ دنیا اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے کہ اگر آپ نے خود کو تعلیم یافتہ نہیں بنایا تو نہ صرف باقی دنیا سے پیچھے رہ جائیں گے بلکہ خدا نخواستہ بالکل ہی ختم ہو جائیں گے۔ (کراچی 1947ء)

یاد رکھو کسی قوم کی خوشحالی و ترقی کا دار و مدار اس کے بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما، اعلیٰ تربیت اور پاکیزہ کردار اور اخلاق پر ہوتا ہے۔ دنیا میں صرف انہی قوموں نے سخرروئی حاصل کی ہے جن کے پیچے نیک عادات و خصالیں، اعلیٰ خوبیوں اور تعمیری صلاحیتوں کے مالک تھے۔ پیچے قوم کی امانت اور قیمتی سرمایہ ہیں۔“ (دہلی اکتوبر 1940ء)



لاہور! رنگوں اور ثقافت کا شہر



آج، آئینے لاہور کا سفر شروع کرتے ہیں۔ رنگوں، تاریخ اور بھرپور ثقافت سے بھر اسہر جو یقیناً آپ کے تصور کو اپنی گرفت میں لے لے گا۔

لاہور دنیا کے قدیم ترین اور متحرک شہروں میں سے ایک ہے! ہزاروں سال پرانی تاریخ کے ساتھ، لاہور نے سلطنتوں کو عروج و زوال دیکھا ہے، اور اپنے فن تعمیر اور گلیوں میں ناقابلِ یقین کہانیاں چھوڑی ہیں۔

لاہور میں رہ کر ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کسی پریوں کی کہانی سے نکلا ہے۔ یہاں کے مشہور ترین مقامات میں سے ایک قلعہ لاہور یا شاہی قلعہ ہے۔ یہ قلعہ صدیوں سے موجود ہے اور ماضی کی کہانیوں کا خزانہ ہے۔ اس کے علاوہ بادشاہی مسجد جو کہ دنیا کی سب سے بڑی مساجد میں سے ایک ہے اور اس میں ہزاروں لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یاد رہے مینار پاکستان، علامہ اقبال کا مزار، پنجاب یونیورسٹی بھی اسی شہر میں واقع ہے۔



لاہور ایک جادوئی کہانیوں کی کتاب کی طرح ہے جس کی کھونج کی جائے گی۔ اس کے قدیم قلعوں سے لے کر اس کے ہلچل مچانے والے بازاروں تک اس کے ہر کونے میں ہمیشہ کچھ دلچسپ ہوتا ہے۔ لہذا، چاہے آپ تاریخ، ثقافت یا صرف اچھا وقت گزارنے میں دلچسپی رکھتے ہوں، لاہور میں یہ سب کچھ ہے۔

نامور سائنسدان۔ تسامی لون

(شہاب شخ)

آج دنیا میں ہر طرف کاغذ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ہم بازار سے جا کر آسانی سے کاپیاں، کاغذ اور کاغذ کی دیگر مصنوعات لے آتے ہیں اور انہیں استعمال کرتے ہوئے شاید ہی سوچتے ہیں کہ یہ کاغذ کس نے ایجاد کیا۔ تو آج آپ کو پتہ چلے گا کہ کاغذ کے موجود کا نام تسامی لون تھا۔ جس کا تعلق ملک چین سے تھا۔ اس نے تقریباً 105 میں شہنشاہ "ہوتی" کو کاغذ کے نمونے پیش کئے تھے۔



تسامی لون کی کاغذ کی ایجاد سے قبل یقیناً دنیا کو لکھنے پڑھنے میں بڑی مشکلات درپیش رہی ہوں گی لیکن اس ایجاد کے بعد بڑی آسانیاں پیدا ہو گئیں۔

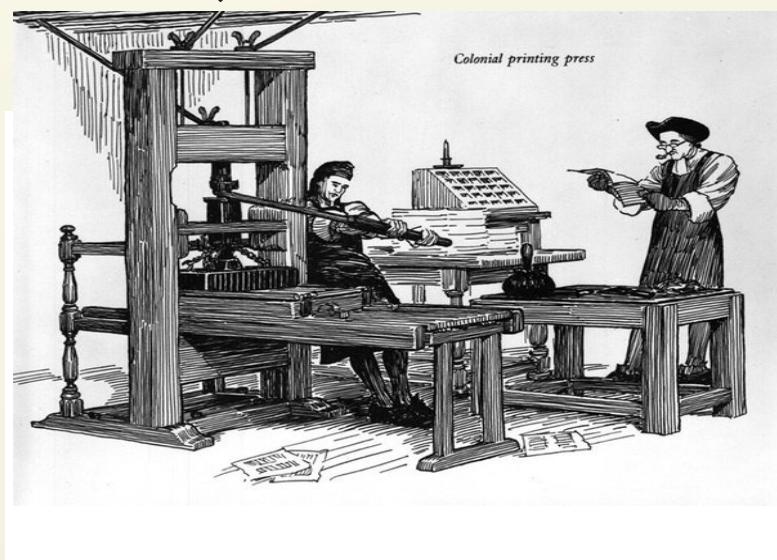
تسامی لون کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ذہین اور محنت کرنے والا انسان تھا۔ ایسے انسان چاہے کسی بھی دور میں پیدا ہوں وہ اپنے کارناموں سے اپنا اعلیٰ مقام بنایا ہی لیتے ہیں۔ اس نے جب بادشاہ کو اپنی یہ ایجاد کھائی تو بادشاہ بہت خوش ہوا اور اسے انعام و اکرام سے نوازا اور لوگوں نے اس سے حسد کرنا شروع کر دیا اور پھر اس کے خلاف سازشوں کا جال پھیلانا شروع کر دیا اور یہ سازشیں اس قدر بڑھیں کہ بالآخر سے معتوب ٹھہرایا گیا۔ اس کی موت کے بارے میں نہایت افسوس ناک واقعہ پیش آیا تھا۔

تسامی لون تو مر گیا لیکن اپنی ایجاد دنیا میں چھوڑ گیا اور چین میں دوسری صدی عیسوی میں کاغذ کا استعمال عام ہو گیا۔ اس کے بعد چین نے کاغذ کی تیاری کے کام میں بہت زیادہ ترقی کی اور ایشیاء کے مختلف ممالک میں کاغذ بھیجنے لگا۔

چین کی ایجاد سے دنیا کے بیشتر ممالک جیران تھے کیونکہ کاغذ نے زندگی کے مختلف شعبوں کو بہت سہل بنادیا تھا۔ اس طرح کئی ممالک کی خواہش تھی کہ کاغذ بنانے کا نسخہ انہیں بھی معلوم ہو جائے لیکن چین نے اس نسخے کو بہت چھپا کر رکھا ہوا تھا لیکن ہوا یہ کہ کچھ کاغذ ساز چینیوں کو کسی وجہ سے عربوں نے قید کر لیا۔ یوں ان چینیوں سے انہوں نے کاغذ کے بنانے کے نسخے معلوم کرنے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد شمر قند اور بغداد میں بھی کاغذ تیار کیا جانے لگا۔ یوں کاغذ سازی کے فن میں عرب دنیا نے جلد ترقی کر لی۔

بارہویں صدی عیسوی میں عربوں سے یونیورپی اقوام میں بھی پہنچ گیا اور اس طرح کاغذ کا استعمال بڑھ گیا۔ لٹن برگ نے چھاپے خانہ ایجاد کیا تو کاغذ کے استعمال کے لئے نئے راستے کھل گئے اور چرمی کا غذ پر چھپائی بھی ہونے لگی۔

جب بھی دنیا میں کوئی ایجاد ہوتی ہے تو اس شعبے میں نہ صرف بڑی ترقی ہوتی ہے بلکہ اس سے استفادہ بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح تسانی لون کی طرف سے کاغذ کا نسخہ پیش کرنے کے بعد بھی ہوا۔ لوگوں کی مشکلات میں آسانی آگئی اور ترقی کی رفتار بڑھ گئی۔ خاص طور پر چینی تہذیب نے تیزی سے ترقی کرنا شروع کر دی۔



ایک طرف تو چین ترقی کرنے لگا تو دوسری طرف عربوں اور یورپی دنیا نے بھی کاغذ سے بھر پور استفادہ شروع کر لیا۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ صرف چین نے ہی نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک نے بھی اس دور میں تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کرنا شروع کر دی تھیں۔

ایک طرف تو تسانی لون کی حریت انگلیز ایجاد نے دنیا بھر میں تھملکہ مچا دیا تھا تو دوسری طرف لٹن برگ نے بھی اسی دور میں چھاپے خانہ ایجاد کر کے کاغذ ہی کی ایجاد کو مزید جلا بخشی اور ان دونوں ایجادات کے ایک ساتھ استعمال سے لوگوں کو بہت فائدے ہوئے اور پیشتر مشکلات سے ان کی جان چھوٹی۔ آج ہم اپنے مختلف کاموں کے لئے آسانی سے جو کاغذ حاصل اور استعمال کر رہے ہیں، اس کے لئے تسانی لون بجا طور پر شکریہ کا مستحق ہے۔



دونوں تصویروں میں 10 فریق تلاش کریں۔

بہترین دوست ڈبومیاں

(احمد امام)



صحح کا خوب صورت منظر اور سمندر کی ٹھنڈی ہوا تھیں ڈبومیاں کو ہمیشہ چاق و چوبندر کھتی تھیں۔ وہ ہر صحح سمندر کے کنارے سیر کو چل پڑتے ایک عدد چھتری، بغل میں غالیچہ اور ہاتھ میں ڈھیر ساری کتابیں۔ دراصل ڈبومیاں ایک کچھوے کا نام ہے۔ سمندر کی مچھلیاں انہیں پیار سے ڈبومیاں کہتی تھیں۔ انہیں مطالعے کا بہت شوق تھا اور وہ تھے بھی بلا کے ذہین۔

سمندر پر ہر آنے جانے والے لوگ ان کو بڑی ڈچپسی سے دیکھتے، لیکن ڈبومیاں کسی کی پرواہ کیے بغیر کتاب پڑھنے میں مشغول رہتے۔

زارا کو بھی سمندر کنارے کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ وہ اکثر اپنے ابو کے ساتھ آیا کرتی تھی۔ ابو اپنے دوستوں کے ساتھ چہل قدمی میں مصروف ہو جاتے اور زارا اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلتی، سب بچے ڈبومیاں کو دیکھ کر خوش ہوتے اور خوب ہنستے۔

گرمیوں کی چھپیاں آگئیں۔ ایک ایک کر کے زارا کی تمام سہیلیاں چھپیاں گزارنے اپنے ننانانی کے گھر چلی گئیں۔ سب کے جانے سے زارا بہت اداس ہو گئی اور وقت گزارنا مشکل ہو گیا۔ ایک دن صحح کے وقت وہ چلتے چلتے ڈبومیاں کے پاس پہنچی اور کہنے لگی: میرے ساتھ کھیلنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں اپنا دوست کسے بناؤ؟“

ڈبومیاں نے عینک اور اٹھائی اور بغیر کچھ کہے ایک کتاب زارا کے ہاتھ میں تھا دی۔ زارا حیرت سے دیکھنے لگی اور وہیں غالیچے پر بیٹھ کر کتاب پڑھنا شروع کر دی۔ وہ کتاب کے مطالعے میں اتنی مشغول ہو گئی کہ وقت گزرنے کا پتا بھی نہ چلا۔ اب زارا روز ڈبومیاں کے پاس آتی اور ان سے کتابیں لے کر بڑے شوق سے پڑھتی۔ ان میں کچھ کہانیوں کی اور کچھ معلوماتی کتابیں ہوتیں۔

اب تو ڈبومیاں اور زارا کی خوب دوستی ہو گئی تھی۔ زارا کے مشورے سے ڈبومیاں نے سمندر کے کنارے کتابوں کی دکان کھول لی۔ آنے جانے والے لوگ کتابیں خریدتے اور ڈچپسی سے پڑھتے۔ ڈبومیاں اور زارا سمندر کو صاف رکھنے کے بارے میں بتاتے۔ آبی جانور اور ماحول کی

حافظت کے سلسلے میں ترکیبوں سے آگاہ کرتے۔ کچھرا کوڑے دان میں پھینکنے کی ہدایت کرتے۔ چھپیاں ختم ہو گئیں اور سب سہیلیاں واپس لوٹ آئیں۔ سمندر پر زارا کو ڈبومیاں کے پاس بیٹھا اور پڑھتا دیکھ کر حیرت سے پوچھا: ”چھپیوں کے دن کیسے گزرے؟“

زارا نے ڈبومیاں کے انداز میں کہا: ”اپنی بہترین دوست کتاب کے ساتھ۔“



چکن کارپر

ماریہ ارشد

چکن چیز رول

اجزاء:

ادک لہسن۔۔۔ ایک کھانے کا چیج	نمک۔۔۔ حسب پسند	چکن بریسٹ۔۔۔ 200 گرام
کالی مرچ کٹی ہوئی۔۔۔ آدھا چائے کا چیج	پیاز۔۔۔ ایک عدد درمیانی	چیڈر چیز۔۔۔ 100 گرام
چلی ساس۔۔۔ دو چائے کے چیج	سرکہ۔۔۔ دو چائے کے چیج	مسٹر ڈپیسٹ۔۔۔ آدھا چائے کا چیج
ہری مرچیں۔۔۔ تین سے چار	اجوان۔۔۔ آدھا چائے کا چیج	سویا سوس۔۔۔ دو چائے کے چیج
انڈے۔۔۔ دو عدد	ڈبل روٹی کے سلاس۔۔۔ تین عدد	ہرادھنیا۔۔۔ آدھی لٹھی
کارن فلور۔۔۔ دو کھانے کے چیج	میدہ۔۔۔ دو کھانے کے چیج	ڈبل روٹی کا چورا۔۔۔ حسب ضرورت
		آئل۔۔۔ حسب ضرورت

ترکیب:



پین میں ایک کھانے کا چیج تیل ڈال کر اس میں ادک لہسن ڈالیں اور درمیانی آنچ پر ایک سے دو منٹ فرائی کریں۔ پھر اس میں صاف حلی ہوئی چکن کی چھوٹی بوٹیاں کر کے ڈالیں اور اس سے ڈھک کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب چکن کا اپنا پانی خشک ہو جائے تو اس میں نمک، سرکہ، سویا ساس اور چلی ساس ڈال کر ایک سے دو منٹ پکائیں اور چوہلہ سے اتار لیں۔ چاپر میں ڈبل روٹی کے سلاس، ہرادردھنیا، اور ہری مرچیں ڈال کر چاپ کریں پھر اس میں چکن ڈال کر چاپ کر لیں۔ اس مکسچر کو چاپ سے نکال کر اس میں کالی مرچ، اجوان، مسٹر ڈپیسٹ اور ایک پھینٹا ہوا انڈا شامل کریں اور اچھی طرح ملا لیں۔ چیز کو استک کی طرح کاٹ لیں اور چکن مکسچر کا تھوڑا سا حصہ ہاتھ میں رکھیں اور اس کے درمیان میں چیز استک رکھ کر روول بنایں۔ انڈے کو پھینٹ کر اس میں میدہ اور کارن فلور ملا لیں، روول کو پہلے انڈے کے مکسچر میں ڈپ کریں پھر ڈبل روٹی کا چورا لگا کر کڑا ہی میں گرم آئل میں سنہری فرائی کر لیں۔

لاہوری قلفی فالودہ

اجزاء:

کنڈ نیس ملک--- آدھا کپ	چینی--- آدھا کپ	دو دھ۔۔۔ ایک کلو
کارن فلور--- تین ٹیبل اسپون	ڈبل روٹی--- چار سلاس چھوٹے	الاچھی--- تین عدد
مکس فروٹ--- ایک کپ	جلی--- ایک پیکٹ	رنگین سویاں--- ابی ہوئی ایک کپ
	بادام پستہ--- ایک چوتھائی کپ	لال شربت--- ایک چوتھائی کپ



ترکیب:

دو دھ میں چینی، ڈبل روٹی کے سلاس، کنڈ نیس ملک، الاچھی ڈال کر پکائیں اور بلینڈر میں ڈال کر بلینڈ کر کے پھر پکانے کے لیے رکھ دیں۔ اب کارن فلور ڈال کر گاڑھا کر کے قلفی کے ساتھ یا پلاسٹک کے ڈبے میں ڈال کر جمالیں۔

اب گلاسوں میں رنگین سویاں ڈال کر فروٹ ڈالیں، قلفی ڈال کر لال شربت ڈال کر پیش کریں۔ اگر قلفی میں پستہ فلور دینا ہو تو گرین کلرا اور پستہ ڈال لیں۔

چکن پائی

اجزاء:

نمک--- ایک چائے کا چھپ	آمل--- ایک کپ	میدہ--- چار کپ
شلمہ مرچ--- ایک عدد	چکن--- 250 گرام	بیکنگ پاؤڈر--- ایک چائے کا چھپ
دو دھ--- 1/4 کپ	نمک--- ایک چائے کا چھپ	گاجر--- ایک عدد
انڈا--- ایک عدد	ٹماٹر--- 1/4 کپ	ہری پیاز--- 2 عدد



ترکیب:

چکن کو باال کر ریشہ کر لیں۔ اب پین میں 3 کھانے کے چھپ تیل میں دوکھانے کے چھپ میدہ ڈال کر بھونے پھر چکن، سبزی چوپ کی ہوئی، نمک، کالی مرچ ڈال کر فرائی کریں اور دو دھ ڈال کر مکس کریں اب اس مکھ کو بیک کی ہوئی پائی پر کٹ کر کے لگا کر انڈا اگا کیں اور بیک کر لیں۔ براؤن ہونے پر نکال کر پیش کریں۔

عطیات

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطان فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید تحریک خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی لگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں معروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔



(ڈاکٹر نعیم غنی ڈاکٹر نعیم غنی (فونڈیشن))

SULTANA FOUNDATION Fund Raising Programme For The Month of July 2023

DATE	DD. NO	NAME	R.NO.	Amount (Rupees)	CITY
DONATION					
05-Jul-2023	DD1-1416	Dr. Feroz Ehsan	6469	25,000	Islamabad
10-Jul-2023	SD-2121	Maj. Gen.(Retd.) Dr. Iftikhar Hussain	6470	17,500	Islamabad
10-Jul-2023	DD1-0600	M. Zaid Amjad (Friends of Foundation)	6471	5,000	(FoF) SF
10-Jul-2023	DD1-2099	Mrs. Aisha Wasim	6472	2,000	Karachi
10-Jul-2023	DD1-0600	M. Zaid Amjad (Friends of Foundation)	6473	5,000	(FoF) SF
11-Jul-2023	FD-0193	Mr. Aman Ur Rahman	6474	100,000	Dubai, UAE
19-Jul-2023	DD1-2099	Mrs. Aisha Wasim	6475	2,000	Karachi
27-Jul-2023	FD-2165	Dr. Jawad Farooq Shaikh	6476	1,000,000	USA
27-Jul-2023	DD1-0600	M. Saad Amjad (Friends of Foundation)	6477	20,000	(FoF) SF
Total				1,176,500	
ZAKAT					
13-Jul-2023	DD1-0310	Sheikh Imdad Ul Haq	Z/2069	50,000	Islamabad
Total				50,000	
TRUST MEMBER					
14-Jul-2023	MD-0017	Dr. Nadeem Naeem	TM/270	400,000	Islamabad
26-Jul-2023	MD-0009	Mrs. Siddiqua Naeem Sahiba	TM/271	500,000	Islamabad
26-Jul-2023	MD-0009	Mrs. Siddiqua Naeem Sahiba	TM/272	500,000	Islamabad
Total				1,400,000	
RRMSC					
27-Jul-2023	MD-0005	Dune International PVT. LTD.	TM/273	500,000	Sialkot
Total				500,000	
MATERIAL DONATION					
10-Jul-2023	MD-0017	Dr. Nadeem Naeem	M/1237	Bore Pipes	Islamabad
13-Jul-2023	DD1-0310	Sheikh Imdad Ul Haq	M/1238	Medicines	Islamabad
24-Jul-2023	DD1-0126	Mrs. Seema Rasheed Sahiba	M/1239	Medicines	Islamabad
24-Jul-2023	MD-0017	Dr. Nadeem Naeem	M/1240	Labor for bore digging	Islamabad
Total Donation in July 2023				3,126,500	
Total Donation July 2023			G. Total	3,126,500	

SULTANA FOUNDATION
Fund Raising Programme
For The Month of August 2023

DATE	DD. NO	NAME	R.NO.	Amount (Rupees)	CITY
DONATION					
07-Aug-2023	DD1-0600	Friends of Foundation	6478	200	(FoF) SF
07-Aug-2023	DD1-0600	M. Zaid Amjad (Friends of Foundation)	6479	5,000	(FoF) SF
09-Aug-2023	SD-2121	Maj. Gen.(Retd.) Dr. Iftikhar Hussain	6480	17,500	Islamabad
17-Aug-2023	DD1-2166	Mr. Sheikh M. Sohail (on behalf of his Parents (Late) , Mr. & Mrs. Sheikh Abdul Hayee)	6481	20,000,000	Lahore
17-Aug-2023	DD1-1639	Dr. Samar Mubarak Mand	6482	25,000	Islamabad
24-Aug-2023	DD1-2099	Mrs. Aisha Wasim	6483	2,000	Karachi
24-Aug-2023	DD1-0600	M. Saad Amjad (Friends of Foundation)	6484	2,000	(FoF) SF
31-Aug-2023	DD1-2167	Mrs. S. Shahid Akhtar	6485	20,000	Islamabad
31-Aug-2023	DD1-0600	Friends of Foundation	6486	8,000	(FoF) SF
Total				20,079,700	
ZAKAT					
07-Aug-2023	DD1-0020	AVM (Retd) Azam Khan	Z/2070	3,000	Islamabad
Total				3,000	
TRUST MEMBER					
04-Aug-2023	MD-0009	Mrs. Siddiqua Naeem Sahiba	TM/274	1,000,000	Islamabad
Total				1,000,000	
RRMSC					
22-Aug-2023	DD1-2104	Mr. Irfan Mirza	Z/2071	30,000	Rawalpindi
Total				30,000	
MATERIAL DONATION					
28-Aug-2023	DD1-1995	Mr. Muhammad Irfan Sheikh	M/1241	Solar Panel	Islamabad
Total Donation in Aug 2023				21,112,700	
Total Donation July 2023 to August 2023				G. Total	24,239,200

Accounts

Title: Sultana Foundation IBAN: PK02SONE0016020005255978
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160) Soneri Bank Limited

DONATE

Help us in making Pakistan
a knowledge-based society, play your part...



Be part of educational sponsorship!

The mission which was started by Dr. Naeem Ghani and his companions is moving forward at a great pace according to its true spirit. Sultana Foundation deeply values the involvement and participation of philanthropists from all around in its mission. Your contribution in this Humanitarian and Welfare Mission of Sultana Foundation is a source of strength for the organization.

تعلیمی کفالت میں حصہ دار بنئے!

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مخیر خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لیے باعث تقویت ہے۔
(ڈاکٹر نعیم غنی ڈاکٹر یکٹر یڈ مسٹریشن)



Student Sponsorships

	Monthly	Annual*	*other Charges Included
School Students	Rs: 2,000/-	Rs: 28,000/-	Till Matric
Girls College Students	Rs: 2,500/-	Rs: 34,000/-	1-4 years
Science/Commerce – College Students	Rs: 3,000/-	Rs: 40,500/-	1-4 years
Institute of Technology Students	Rs: 3,000/-	Rs: 42,900/-	1-3 years
BS (Acc & Fin) Students (Masters)	Rs: 5,000/-	Rs: 68,000/-	1-2 years
Special School Students	Rs: 3,600/-	Rs: 43,200/-	Till Matric
Vocational Students	Rs: 2000/-	Rs: 26,000/-	1 Year
Street Children Education Student	Rs: 1,600/-	Rs: 19,200/-	Till Primary
Nursing/Assistant Health Officer Student	Rs: 4,000/-	Rs: 48,000/-	1 Year

Note: With increasing inflation the fee charges may need to be revised up as necessary.

Take your part in this National Responsibility - Enable the future generations with Education

Accounts

Title: Sultana Foundation
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160) Soneri Bank Limited

Phone: +92 (051) 2618.201-206

(Mon-Sat 8:00AM to 01:00PM)

WhatsApp: +92-345-5100100



www.sultanafoundation.org

Email: info@sultanafoundation.org

انفار میں نیکناوجی ایڈن سکل زانٹی ٹیوٹ کی جانب سے تقریب قائم اعماں منعقد ہوئی جس میں سمر کورس مکمل کرنے والے سو ٹن میں سریفیکٹ قائم کیے گئے



سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزی اسکول میں
جشن آنادی بوش و خروش سے منایا گیا۔





باہمی بولچال میں کئی الفاظ زخم بنادیتے ہیں تو دوسرے مرہم بن سکتے ہیں۔ باہمی میل جوں میں، گفتگو میں الفاظ کا چنانہ کسی فرد کے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔

ہمدردی کرنارو حانی صفت ہے۔ اگر انسان میں ہمدردی نہیں تو وہ بے روح انسان ہے۔ یعنی صرف آدمی ہے۔

ڈاکٹر نعیم غنی



NAEEM GHANI CENTER

Education Research, Social Development & Communication Center

Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust®
Social Reconstruction Through Human Development

Sultana
Foundation

